بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ/
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر ایں صد

ضمیمہ درس قرآن مجید — (للعہ) پیشگی چار روپے

جلد ۱۰ — مورخہ ۱۱ شوال ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ - اکتوبر ۱۹۱۱ء مطابق ۲۰ - اسوج سمت ۱۹۶۸ — نمبر ۴۴ و ۴۵

بھائیو! اگر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا - بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت - فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا - اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہوگا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا - اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا - اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا - اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک جگہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائیدہ پہنچائے گا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھکر اسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قولِ او در جانِ ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسلِ رب العباد

آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
منکرِ آں مستحقِ لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست
منکرِ آں مورد لعنِ خداست

معجزاتِ انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزدِ ما کفر است و خسرانِ تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ عہ/ معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا - خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے - ورنہ جواب سے معذور - رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی - البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے - اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے - تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر - قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ٭

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے - ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار - آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۲ بار - ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے - حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھا دیتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اسپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا اور

(بدر پریس قادیان دار الامان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر - پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

مبارک

۲۷-ستمبر ۱۹۱۱ء کو حضرت نواب محمد علیخاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے مشکوئے معلے میں دختر نیک اختر پیدا ہوئی- اللہ تعالے مبارک کرے- حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں- کہ لڑکی کا ہونا خدا تعالے کی ایسی نعمت ہے کہ قرآن شریف میں پہلے اس کا ذکر کیا گیا ہے- پیچھے لڑکے کا +

مبارک

ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے دوست سردار محمد ایوب خاں صاحب سالدار ۹۶ کیمل کور منٹگمری کو اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے چوتھا فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے- اللہ تعالے مولود مسعود کی صحت و عافیت کے ساتھ نیک دراز زندگی عطا فرماوے +

دُعا مدد

بندہ کے لئے اخبار میں مندرجہ ذیل شایع کر دیں ممنون و مشکور ہونگا کہ سب احباب دُعا کریں- کہ اللہ تعالے پچھلے گناہ معاف کرے اور آیندہ صراط المستقیم پر چلاوے اور اعمال صالح کی طاقت عطا فرمائے +

خاکسار عبد الغنی از کنجاہ ضلع گجرات

سفر کنجاہ

عاجز رمضان شریف سے چند روز قبل حضرت کے حکم سے ہمراہی مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی و عرب عبد المحی صاحب ایک نکاح کی تقریب پر کنجاہ گیا تھا- اس کی تفصیل انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین کیجائے گی +

مفت

از مظفر گڑھ- السلام علیکم و رحمۃ اللہ میرے پاس مفصلہ ذیل کتب موجود ہیں- اگر کسی انجمن میں یا کسی اور شخص کو خاص ضرورت ہو- تو میں بھیج سکتا ہوں- مگر درخواست کنندہ کو محصول ڈاک ادا کرنا ہوگا-

رسالہ تشحیذ الاذہان سنہ ۱۹۰۹ء و سنہ ۱۹۱۰ء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز " "

جلد ہائے اخبار بدر " "

و تفسیر القرآن +

خاکسار

عنایت اللہ کورٹ انسپکٹر پولیس

از مظفر گڑھ

تبلیغ عجیب

وایضاً گذارش آنکہ درایں جا دوستی بہ بندہ رسالہ اعلان عبد الحکیم مرتد دادہ فرمود کہ در تردید آں ہرچہ در خیال آید معروض دارید- بندہ بعد از مطالعہ ایں چند سطور بر پشت رسالہ تحریر نمودہ واپس کرد- و نیز رسالہ طیبہ حضرت سید محمد احسن صاحب امروہی موسوم بہ حیات الانبیاء فی وفات الانبیاء و ایضاً تحریر حضرت امیر المومنین و ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کہ فاضل محمد علی صاحب اند برائے مطالعہ اوشاں فرستادا امید کہ مفید خواہد افتاد- و شکوک او رفع خواہد شد و تحریر بندہ اینست کہ بار دیگر منقول میگردد- ھو المستعان +

مخفی مباد کہ مدعیانِ الہامات متنزفہ در حیات جناب مستطاب امام برحق و صادق مصدق حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام دو شخص بودند کہ در شیوہ تکفیر و تکذیب بر جمیع مکفراں و مکذباں مگر گوی سبقت بردہ بودند +

چنانچہ یکے الٰہی بخش صاحب عصا و دوم عبد الحکیم خاں بل ہو خوان میباشد- و طرفہ ماجرائیکہ موجب ازدیاد ایمان و پختگی ایقان مومناں و برق بنیاد برباد معاندان و مخالفانِ طائفہ مبارکہ احمدیہ است- آنست کہ عدد اسم عبد الحکیم مطابق با عدد مسیلمہ مے برآید +

وایضاً عدد رسالہ مضاف الیہ الٰہی بخش صاحب عصا موافق با عدد اسود عنسی مے نماید- اللہ اکبر- اللہ اکبر اللہ اکبر- خربت خیبر- فتدبر +

وگذارش آنکہ طریق تطبیق عدد اسود عنسی ۲۶۲ با عدد صاحب عصا ۲۶۲ چنیں است کہ یائے مشددہ عنسی را باید کہ یازدہ ۱۱ عدد گرفتہ شود- چراکہ حرف مشدد در اصل دو حرف اند پس یائے مشددہ را نیز دو حرف شمردہ مجموعہ ی و ہمزہ قرار باید داد کہ بدل یائے آمدہ است در اینصورت جمل اسود عنسی (۲۶۲) میشود کہ ہمیں جملِ صاحب عصا ۲۶۲ میباشد +

دوم طریقش آنکہ عدد یائے مشددہ عنسی کہ در اصل دو یا میباشد- بیست ۲۰ گرفتہ شود کہ بایں طور جملِ اسود عنسی ۲۷۱ دو صد و ہفتاد و یک میگردد و در مقابل آں صاحب عصا را صاحب عصی باید نوشت کہ از روئے معنی ہمیں صورت مناسب حال عصیان مآل او و ہم دال بر اسم رسالہ تکفیر و تکذیب اشتمال اوست و دریں صورت کہ الف عصا بنا بر کجروی او بہ حرف یا گرائیدہ مصور بہ عصی میشود- جمل صاحب عصا نیز ۲۷۱ دو صد و ہفتاد و یک می برآید نزد بندہ ایں طریق صاف ترم

ڈاک ویت

نئی بستی کے شہر

...ب کوئی قوم ... آبائی وطن کو ترک ... اور اس سے بالکل ہجرت کر کے کسی غیر ملک میں ... ہوتی ہے تو وہاں بھی پُرانے وطن کی محبت فطرتاً ... مارتی ہوئی کئی طرز سے اپنا اظہار کرتی ہے- جن ... ایک یہ ہے کہ نو آبادی کی بستیوں کے نام پُرانے ... کے شہروں کے ناموں پر رکھے جاتے ہیں- دُور ... ضرورت نہیں- لائیل پور کی نو آبادی میں جتنے نام نئے گاؤں کے رکھے گئے ہیں وہ اکثر آباد گاروں کے پہلے وطن کے نام پر ہیں- ایسا ہی کشمیر کے بہت سے شہر اور گاؤں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ یہاں کے رہنے والے بیت المقدس کے گرد و نواح سے یہاں آئے تھے اور انہیں کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تبلیغ کی خاطر حضرت عیسے کو اتنا لمبا سفر اختیار کرنا پڑا- حضرت عیسے کو ابتدائی عمر میں ملکِ مصر کا لمبا سفر اختیار کرنا پڑا اور آخری عمر میں کشمیر آنا پڑا- غالباً انہیں لمبے سفروں کے طے کرنے کے سبب اور اس سبب سے بھی کہ وہ اپنے ملک میں نہ ٹکتے تھے بلکہ ہمیشہ سیاحت میں رہتے تھے- . . . . . ان کا نام مسیح ہو گیا- کیونکہ مسیح کے معنے سیاحت کرنے والے کے ہیں- جب انگریزوں کا ایک حصہ انگلستان چھوڑ کر امریکہ میں جا آباد ہوا- تو وہاں بھی یہی حال ہوا- اور آج ملک امریکہ میں بہت سے شہروں کے نام لنڈن اور لورپول اور یارک وغیرہ ہیں جو بتلا رہے ہیں کہ یہ باشندے کس ملک سے آئے ہیں لیکن ایک ہی نام کے بہت شہر ہو جانے کے سبب ڈاک والوں کو خطوط رسائی میں مشکلات پڑتے ہیں- اور ماہواری رسالہ فری کا مریڈ نام جو کہ شہر ویلیسٹ فیلڈ سے شایع ہوتا ہے- ماہِ جون کے پرچہ میں تجویز پیش کرتا تھا کہ ڈاک خانوں کی انجمنیں بین الاقوام کوئی ایسا معاہدہ منظور کرائے جسکے رو سے ایک شہر کا نام دوسری جگہ نہ رکھا جائے +

خط و کتابت

خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ آنا چاہیئے- اور ہر صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں- اور نیز اپنا نمبر خریداری دیا کریں- (ایڈیٹر)

مبارک

۲۷-ستمبر ۱۹۱۱ء کو حضرت نواب محمد علیخاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے مشکوئے معلے میں دختر نیک اختر پیدا ہوئی۔ اللہ تعالے مبارک کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں۔ کہ لڑکی کا ہونا خدا تعالے کی ایسی نعمت ہے کہ قرآن شریف میں پہلے اس کا ذکر کیا گیا ہے پیچھے لڑکے کا +

مبارک

ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے دوست سردار محمد ایوب خاں صاحب سالدار ۵۶ کیمل کور منٹگمری کو اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے چوتھا فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے۔ اللہ تعالے مولود مسعود کی صحت و عافیت کے ساتھ نیک دراز زندگی عطا فرماوے +

دُعا مدد

بندہ کے لئے اخبار میں مندرجہ ذیل شایع کردیں۔ ممنون و مشکور ہونگا کہ سب احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالے پچھلے گناہ معاف کرے اور آیندہ صراط المستقیم پر چلاوے اور اعمال صالح کی طاقت عطا فرمائے +

خاکسار عبدالغنی از کنجاہ ضلع گجرات

سفر کنجاہ

عاجز رمضان شریف سے چند روز قبل حضرت کے حکم سے بہمراہی مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادی و عرب عبدالمحی صاحب ایک نکاح کی تقریب پر کنجاہ گیا تھا۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین کیجائے گی +

مفت

از منظفر گڑھ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ میرے پاس مفصلہ ذیل کتب موجود ہیں۔ اگر کسی انجمن میں یا کسی اور شخص کو خاص ضرورت ہو۔ تو میں بھیج سکتا ہوں۔ مگر درخواست کنندہ کو محصول ڈاک ادا کرنا ہوگا۔

رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء
رسالہ ریویو آف ریلیجنز " "
جلد ہائے اخبار بدر " "
و تفسیر القرآن +

خاکسار
عنایت اللہ کورٹ انسپکٹر پولیس
از منظفر گڑھ

تبلیغ عجیب

وایضاً گذارش آنکہ در ایں جا دوستی بہ بندہ رسالہ اعلان عبدالحکیم مرتد دادہ فرمود کہ در تردید آں ہرچہ در خیال آید معروض دارید۔ بندہ بعد از مطالعہ ایں چند سطور بر پشت رسالہ تحریر نمودہ واپس کرد۔ و نیز رسالہ طیبہ حضرت سید محمد احسن صاحب امروہی موسوم بہ حیات الانبیاء فی وفات الانبیاء وایضاً تحریر حضرت امیر المومنین و ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کہ فاضل محمد علی صاحب اند برائے مطالعہ اوشاں فرستادا امید کہ مفید خواہد افتاد۔ و شکوک او رفع خواہد شد و تحریر بندہ اینست کہ بار دیگر منقول میگردد۔

ھو المستعان +

مخفی مباد کہ مدعیان الہامات منزلہ در حیات جناب مستطاب امام برحق و صادق مصدق حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام دو شخص بودند کہ در شیوہ تکفیر و تکذیب بر جمیع مکفراں و مکذباں گوی سبقت بردہ بودند +

چنانچہ یکے الہی بخش صاحب عصا و دوم عبدالحکیم خان بل ہوخواں میباشد۔ وطرفہ ماجرائیکہ موجب ازدیاد ایمان و پختگی ایقان مومناں و برق بنیاد برباد معاندان و مخالفان طائفہ مبارکہ احمدیہ است۔ آنست کہ عدد اسم عبدالحکیم مطابق با عدد مسیلمہ مے برآید +

وایضاً عدد رسالہ مضاف الیہ الہی بخش صاحب عصا موافق با عدد اسود عنسی مے نماید۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ خربت خیبر۔ فتدبر +

وگذارش آنکہ طریق تطبیق عدد اسود عنسی (۲۶۲) با عدد صاحب عصا (۲۶۲) چنین است کہ یائے مشددہ عنسی را باید کہ یازدہ (۱۱) عدد گرفتہ شود۔ چراکہ حرف مشدد در اصل دو حرف اند پس یائے مشددہ را نیز دو حرف شمردہ مجموعہ یّ و ہمزہ قرار باید داد کہ بدل یائے آمدہ است درایں صورت جمل اسود عنسی (۲۶۲) میشود کہ ہمیں جمل صاحب عصا (۲۶۲) میباشد +

دوم طریقش آنکہ عدد یائے مشددہ عنسی کہ در اصل دو یا میباشد۔ بیست (۲۰) گرفتہ شود۔ کہ بایں طور جمل اسود عنسی (۲۷۱) دو صد و ہفتاد و یک میگردد و در مقابل آں صاحب عصا را صاحب عصی باید نوشت کہ از روئے معنی ہمیں صورت مناسب حال عصیان مآل او وہم دال بر اسم رسالہ تکفیر و تکذیب اشتمال اوست و دریں صورت کہ الف عصا بنابر کجروی او بہ حرف یا گرائیدہ مصور بہ عصی میشود۔ جمل صاحب عصا نیز (۲۷۱) دو صد و ہفتاد و یک می برآید نزد بندہ ایں طریق صاف ترم ۴۴ از طریق اولینہ است۔ فاعتبروا یا اولوالابصار۔ والسلام۔ بندہ محمد ابراہیم احمدی۔ از خیرپور

ڈاک ولایت

نئی بستی کے شہر

جب کوئی قوم اپنے آبائی وطن کو ترک کرکے اور اس سے بالکل ہجرت کرکے کسی غیر ملک میں جا آباد ہوتی ہے تو وہاں بھی پُرانے وطن کی محبت فطرتاً جوش مارتی ہوئی کئی طرز سے اپنا اظہار کرتی ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ نوآبادی کی بستیوں کے نام پُرانے وطن کے شہروں کے ناموں پر رکھے جاتے ہیں۔ دُور جانیکی ضرورت نہیں۔ لائل پور کی نوآبادی میں جتنے نام نئے گاؤں کے رکھے گئے ہیں وہ اکثر آبادگاروں کے پہلے وطن کے نام پر ہیں۔ ایسا ہی کشمیر کے بہت سے شہر اور گاؤں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ یہاں کے رہنے والے بیت المقدس کے گردونواح سے یہاں آئے تھے اور انہیں کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تبلیغ کی خاطر حضرت عیسیٰ کو اتنا لمبا سفر اختیار کرنا پڑا۔ حضرت عیسیٰ کو ابتدائی عمر میں ملک مصر کا لمبا سفر اختیار کرنا پڑا اور آخری عمر میں کشمیر آنا پڑا۔ غالباً انہیں لمبے سفروں کے طے کرنے کے سبب اور اس سبب سے بھی کہ وہ اپنے ملک میں نہ ٹکتے تھے بلکہ ہمیشہ سیاحت میں رہتے تھے۔ . . . . . ان کا نام مسیح ہوگیا۔ کیونکہ مسیح کے معنے سیاحت کرنے والے کے ہیں۔ جب انگریزوں کا ایک حصہ انگلستان چھوڑکر امریکہ میں جا آباد ہوا۔ تو وہاں بھی یہی حال ہوا۔ اور آج ملک امریکہ میں بہت سے شہروں کے نام لنڈن اور لورپول اور یارک وغیرہ ہیں جو بتلا رہے ہیں کہ یہ باشندے کس ملک سے آئے ہیں لیکن ایک ہی نام کے بہت شہر ہوجانے کے سبب ڈاک والوں کو خطوط رسانی میں مشکلات پڑتے ہیں۔ اور ماہواری رسالہ فری کامریڈ نام جو کہ شہر ویسٹ فیلڈ سے شائع ہوتا ہے۔ ماہ جون کے پرچہ میں تجویز پیش کرتا تھا کہ ڈاک خانوں کی انجمنیں بین الاقوام کوئی ایسا معاہدہ منظور کرائے جسکے رو سے ایک شہر کا نام دوسری جگہ نہ رکھا جائے +

خط و کتابت

خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ آنا چاہیئے۔ اور ہر صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ اور نیز اپنا نمبر خریداری دیا کریں۔ (ایڈیٹر)

ایڈیٹوریل نوٹس

کچھ بدر کے متعلق

ایک ماہ سے کچھ دن زائد کی رخصت اڑانے کے بعد بدر ناظرین اور خریداروں کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ خریداروں کے ساتھ ناظرین کا لفظ نہ صرف بڑھایا گیا ہے بلکہ پہلے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اہلِ وطن اور بالخصوص مسلمانوں کے طرز وطریق کے مطابق آج کل کے بڑے خیرخواہوں کی فہرست میں ان لوگوں کی تعداد بہت بڑھی ہوئی ہے جو اگرچہ اخبار کو خرید تو نہیں کرتے مگر کسی نہ کسی ذریعہ سے اُسے پڑھ ضرور لیتے ہیں۔ ایسے ہی دوستوں کی تعداد ماشاء اللہ ہمارے پاس بہت سی ہے اور گو ہمیں یہ دعوے کرنے کا کبھی موقعہ نہیں ملا کہ ہمارے خریدار دس ہزار ہیں۔ تاہم یہ تو ہمیں بلا مبالغہ کہنے کا فخر حاصل ہے کہ بدر کے پڑھنے والے کم از کم دس ہزار اشخاص ضرور ہیں۔ جو نہایت شوق کے ساتھ بدر کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور میری رائے میں ایسے ناظرین بعض خریداروں سے اچھے ہیں۔ اس جگہ میرا اشارہ ان خریداروں کی طرف ہے جو سال بھر اخبار اپنے نام منگواتے ہیں۔ اور قیمت کا وی پی سال میں تین دفعہ واپس کرتے ہیں۔ ایک اوّل۔ دوسرے درمیان تیسرے اخیر سال میں۔ اور اس طرح نہ صرف سال بھر اخبار مفت پڑھتے ہیں۔ بلکہ اس پڑھنے کی تکلیف اُٹھانے کے عوض میں کارخانہ کو وی پی کے ٹکٹوں کا زائد جرمانہ کرتے ہیں۔ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کرنا پڑا ہے کہ ایسی ہی مشکلات کا سامنا بدر فنڈ کو بھی بھگتنا پڑا ہے۔ اور جن وجوہات سے اخبار رمضان شریف میں بند رہا۔ ان میں منجملہ بعض دیگر امور کے یہ **نادہندگان کی مہربانی** بھی شامل ہے۔ بدر کا بقایا جو بعض خریداروں کے نام چلا آتا ہے۔ اُس کی مقدار سینکڑوں سے بڑھ کر ہزاروں میں قدم رکھتی ہے۔ بدر کے ان ایام میں بند رہنے کا جہاں ہم کو دلی رنج ہے وہاں ہمیں اس ناخوشگوار تجربہ نے ایک خوشی بھی دی ہے اور وہ خوشی ان احباب کے خطوط سے حاصل ہوتی ہے جو کہ بدر کے نہ پانے سے بے تاب ہو کر **عاشقانہ خطوط** لکھتے ہیں۔ اور اُس کی غیر حاضری کو ایک مصیبت کا سامنا ظاہر کرتے ہیں۔ اِن کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بدر جماعت احمدیہ کو ایک **رُوحانی غذا** مہیا کر کے سلسلہ حقہ کی خدمت بجا لا رہا ہے۔ اور احباب کو اُس کی قدردانی کا احساس ہے مشکل تو یہ ہے کہ خریداروں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اگر تعداد معقول ہو تو چند لوگوں کی نادہندگی کسی دقت میں نہ ڈالے۔ اِس واسطے جن امور کو مدِ نظر رکھ کر میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں۔ اُن میں سے پہلی بات یہ ہے کہ نہ صرف خریدار بلکہ ناظرین باتمکین بھی بدر کے **خریداروں کے بڑھانے** میں ساعی ہوں۔ اور خریدار بھی وہ جو پیشگی قیمت عطا فرماویں اور پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا یا حد چوتھا پرچہ وی پی کرنیکی اجازت دیں۔ ورنہ مابعد کے وعدے کے خریدار تو بہت مل سکتے ہیں۔ لمبے تجربے نے یقین دلایا ہے کہ ایسے وعدے عموماً پورے نہیں ہوا کرتے امید ہے کہ تمام ناظرین اِس کی طرف توجہ کرینگے اور اِس مضمون کو بے پرواہی سے بھلا نہ دینگے +

دوسرا امر جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ احباب کو مناسب ہے کہ اخبار کو ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی خریداری کا اصل مطلب یہ ہے کہ اُسے پڑھا جائے۔ اور اس سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ مگر اِس عرصہ میں ہم پر یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ بعض دوست اخبار کا مطالعہ تو نہیں کرتے۔ ہاں ہر جمعہ کو اُس کی آمد کا انتظار بڑے شوق سے ضرور کرتے ہیں۔ رمضان شریف سے قبل جو اخبار شائع ہوا تھا۔ اُس میں صاف لفظوں میں چھاپ دیا گیا تھا کہ ماہ رمضان میں اخبار شائع نہوگا باوجود اِس اطلاع کے بعض احباب کی طرف سے برابر شکایتی خطوط آ رہے ہیں کہ "۲۸۔ اگست کے بعد کوئی پرچہ نہیں آیا" "کیا سبب ہے"۔ "اخبار بند تو نہیں ہوگیا"۔ "ہمارے نام کا پرچہ کیوں نہیں آیا"۔ "کہیں وی پی کی واپسی سے ناراض تو نہیں ہوگئے"۔ جہاں تک ہو سکتا ہے ہم بدر کا کوئی پرچہ ناغہ نہیں کرتے جب تک کہ پہلے سے اطلاع نہ کر دیں۔ احباب کو مناسب ہے کہ اخبار کو ضرور اوّل سے آخر تک مطالعہ کر لیا کریں۔ تاکہ بے فائدہ خط و کتابت کی تکلیف انہیں نہ اُٹھانی پڑے +

ایک اور دقت جو ایسے خط نویسوں کو اِس دفعہ اُٹھانی پڑی یہ ہوئی کہ مجھے اچانک کسی کام کے سبب یہاں سے لاہور اور وہاں سے ریاست خیرپور حیدرآباد سندھ اور کراچی جانا پڑا اور اس **سفر کراچی** پر تیئیس ۲۳ روز لگ گئے۔ میرے پیچھے تمام ڈاک بند رہی اور کسی دوست کو کسی خط کا جواب نہ جا سکا۔ پہلے جب کبھی میں کسی سفر پر جاتا تو میرے بعد **قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب آف گولیکی** خطوط کا جواب دیتے تھے اور تمام کاروبار بدر کا طے کرتے تھے۔ مگر اب کے وہ بھی بدر میں نہ تھے کیونکہ وہ یکم ستمبر سے دفتر تشحیذ الاذہان میں چلے گئے ہیں دفتر تشحیذ میں ایک ایسے آدمی کی ضرورت تھی جیسے کہ قاضی صاحب ہیں۔ اور حضرت صاحبزادہ **مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب** کی خواہش کو پورا کرنے کی خاطر پروپرائٹر صاحب بدر نے اس تکلیف کو گوارا کیا کہ قاضی صاحب کو وہاں جانیکی اجازت دیں +

قاضی صاحب موصوف کا ذکر درمیان میں آگیا ہے تو اِس امر کا اظہار فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ قاضی صاحب جتنا عرصہ بدر میں رہے۔ اُن سے مجھے بہت آرام حاصل ہوا جس کے واسطے مَیں ان کا مشکور ہوں اللہ تعالےٰ اُنہیں جزاءِ خیر دے۔ علاوہ معمولی سفروں کے میں یہاں سے ایک دفعہ تین ماہ برابر غیر حاضر رہا مگر قاضی صاحب کے یہاں ہونے کے سبب مجھے پیچھے کا کوئی فکر نہ تھا۔ وہ ایک لائق ایڈیٹر اور ہوشیار مینیجر ہیں۔ زود نویس اور فہیم منشی اور محرر ہیں تصنیف و تالیف کے وقت ایک قابلِ فخر عالم فاضل ہیں۔ ادیب ہیں۔ شاعر ہیں۔ کتنا کام ہو اُسے محنت کے ساتھ پورا کر دکھانے والے ہیں۔ اخبار بدر کی مینیجری اور ایڈیٹری کا ہر ایک کام وہ خود اِس توجہ سے پورا کرتے تھے کہ سوائے نگرانی کے میرے لئے کچھ باقی نہ رہتا تھا۔ اور ایسے محتاط اسسٹنٹ کے ہوتے ہوئے نگرانی کی بھی چنداں احتیاج نہ ہوتی تھی۔ یہ صرف حضرت میاں صاحب کا حکم تھا جسکی عزت ہم پر فرض ہے کہ مَیں نے اِن کو یہاں سے جانے کی اجازت دی۔ اُن پر مجھے اتنا اعتماد تھا۔ کہ مَیں نے اپنی پرائیویٹ چٹھیوں کے کھولنے اور پڑھنے کی بھی ان کو اجازت دے رکھی تھی مجھے اس

بات کی خوشی ہے کہ تشحیذ کے رسالہ نے جسکی ترقی کا میں ہمیشہ دِلسے خواہاں ہوں ایک ایسے لائق اور تجربہ کار آدمی کی خدمات کو محفوظ کر لیا ہے۔ اور مَیں امید کرتا ہوں کہ تشحیذ کی ناظم کمیٹی انکی خدمات کی قدر کرے گی +

احباب کو یہ اطلاع دیکر کہ سردست میں بدر میں کام کرنے کے واسطے اکیلا ہوں۔معمولی محرر جو ہے وہ بھی نیا ہے اور سارا کام مجھے خود دیکھنا پڑتا ہے۔ میں یہ عرض بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ موجودہ صورت میں مجھے لیکچروں وغیرہ میں شمولیت کے واسطے باہر جانا مشکل ہوگا۔ اگرچہ میرا جانا ہمیشہ حضرت کے حکم کے ماتحت ہوا کرتا ہے۔ اور اگر حضرت کا حکم ہوگا۔ تو آئندہ بھی بہرحال بسرو چشم انکی تعمیل ہوگی۔ لیکن بعض دفعہ احباب بیرونجات سے خود تحریک کر دیتے ہیں اور میرا نام لکھ دیتے ہیں کہ اُس کو بھیجا جائے۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے واسطے مَیں نے یہ چند سطور لکھی ہیں +

مُسلمانوں کی ترقّی کا راز

اخباروں میں صبح و شام شور و پکار ہو رہی ہے کہ یہ قوموں کی بیداری کا زمانہ ہے۔ ہر طرف قوم قوم کی صدا بلند ہو رہی ہے۔ جو رسالہ اُٹھاؤ اس میں یہی مضمون ہے اور جو اخبار کھولو۔ اس میں یہی قصہ ہے یورپ امریکہ تو پہلے سے ہی بیدار مانا گیا ہے۔ مگر بیداری کا تازہ نمونہ پرتگال کی ری پبلک نے بنا دکھایا ہے اور اَیسا کہ ہسپانیہ کے پیٹ میں بھی کھلبلی سی مچ گئی ہے۔ اور جاپان نے اپنی بیداری کے ثبوت میں روس کو ایسا تھپیڑ لگایا ہے۔ کہ اُس کی آواز سے یورپ امریکہ کے بھی کان کھڑے ہو گئے ہیں۔ چین میں بھی ہل چل مچ گئی ہے۔ یہ تو غیر اسلامی سلطنتیں ہیں اور اِن کے ساتھ ہمیں اِس مضمون میں چنداں سروکار نہیں۔ مگر کہتے ہیں کہ ٹرکی بھی انگڑائی لیکر سیدھا ہو گیا ہے کیونکہ باسنیا اور سرویا کے صوبوں کے نکلنے سے ترکی بابا کی توند ہلکی ہو گئی ہے۔ اور ہمسائیوں کی آواز سُنکر ایران بھی گھبرا کر اُٹھ بیٹھا ہے۔ لیکن اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور ہنوز اُسے کچھ سوجھائی نہیں دیتا کہ کیا کرے۔ مصر کے مسلمان بھی سیلف گورنمنٹ کے خواہاں ظاہر ہوتے ہیں اور افغانستان جیسے متقفّل علاقے میں بھی نہ صرف نئی تعلیم کے کالج بنگئے ہیں۔ بلکہ قومی پارلیمنٹ کے منصوبے بھی سر کھجلانے لگ گئے ہیں گو کسی بداندیش سلسلہ الٰہیہ کو چاہ ضلالت کا مزا چکھانے کیلئے ہی ہو۔ یہ تو ہندوستان کے باہر کی باتیں ہوئیں مگر ہمیں ان کے ذکر کو طول دینے کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ خود ہمارے ملک اور ہمارے وطن میں بیداری کی ہائے دُہائی دن رات مچائی جا رہی ہے۔ نوجوان آریہ بھائی۔ بلکہ آرین بہنیں بھی پبلک سٹیج پر نکل کھڑی ہوئی ہیں۔ اور جاگو جاگو آریو نیند نہ کرو پیارے کا گیت سریلے باجے کے ساتھ بازاروں میں گایا جا رہا ہے۔ مسلمان بھائی بھی قوم قوم کا نعرہ بلند کرنے لگ گئے ہیں۔ ہر امر میں اتفاق و اتحاد کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ بنگئی ہے۔ جس نے سب مسلمانوں کو بلحاظ قوم کے ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اُس میں سُنّی شیعہ۔ اہلحدیث۔ احمدی سب ایک جگہ پر بیٹھے ہیں گویا آل انڈیا مسلم ایک قوم کا نام ہے۔ جس میں مسلم کی غالبًا یہ تعریف ہے کہ جو شخص کہے کہ میں مسلم ہوں وہ مسلم ہے۔ اور بس۔ سب مسلمانوں کے واسطے متحدہ کوشش کے ساتھ ایک ہی تعلیمی مرکز مسلم یونیورسٹی بننے لگا ہے۔ مسلمان اخباروں نے بھی ملکر ایک انجمن اپنے لئے بنا ڈالی ہے۔ جابجا واعظ اور لیکچرار پھر رہے ہیں۔ جو قومی اتحاد کیخاطر اپنے ذاتی عقائد کے اظہار کو قربان کر دینا ضروری جانتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ سب کی نیک نیت میں برکت دے +

پولیٹیکل امور پر بحث کرنا بڑے بڑے مدبرین کا کام ہے۔ ہمارے لئے اِس میں تداخل شائد جائز نہ سمجھا جائے۔ ہم نہیں جانتے کہ لفظ بیداری سے اُن لوگوں کی کیا مراد ہے۔ اور وہ کیسے اعلےٰ مطالب اس لفظ کے استعمال سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اتنا تو ظاہر ہے کہ اب تک جن ملکوں میں بیچارے مسلمانوں نے یہہ پولیٹیکل ڈوس حلق انداز کی ہے ان کی انتڑیاں آرام میں نہیں ہیں۔ ہمارے ملک کے پُرانے بوڑھوں کا خیال ہے کہ فرنگی دوائی دلیسیوں کے مزاج کے موافق نہیں۔ یہ غلط ہو یا صحیح مگر اِس میں شک نہیں کہ قومی بیداری کی جو یورپین پیٹینٹ دوائی ہمارے مسلمانوں نے کھائی ہے۔ وہ مُنہ میں تلخ۔ حلق میں سوزاں اور شکم میں پیچاں ثابت ہوئی ہے۔ کس غضب کی بیداری ہے۔ جس نے نیند مطلق حرام کر دی ہے۔ کیسی سریع الاثر دوائی ہے جسنے اندر جاتے ہی بے چینی پھیلا دی ہے۔ یہ تو موجودہ حال ہے۔ آیندہ معلوم نہیں کہ کیا ہو اور کیسی گذرے +

یہ سب کچھ جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے موجودہ حالتِ زمانہ کا ایک نقشہ ہے اِس پر ہم یہاں اپنی کسی رائے کا اظہار کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ہمارا منشاء اس مضمون سے صرف یہ ہے کہ چونکہ اِس قدر زلازل جو خیالات اور حالات میں آرہے ہیں۔ انہیں قومی ترقی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم بھی ایک دفعہ پھر حقیقی ترقی کے اُس راز سے پبلک کو آگاہ کردیں جو ہم پر کھولا گیا ہے۔ کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم +

پولیٹکل بیداریوں کے ذکر کو چھوڑ کر ہم اُس بیداری کی طرف اہلِ وطن و ملّت کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ جس کی صدا ایک ربّانی انسان نے چار دانگ عالم میں بلند کی ہے۔ وہ کہتا ہے ؎

سونیوالو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے
جو خبر دی وحیِ حق نے اُس سے دِل بیتاب ہے

یہ اُس بشیر و نذیر کی آواز ہے جو خدا سے خبر پاکر ہمیں ہماری نقصان کی راہوں سے ڈراتا اور ہماری نجات حقیقی کی راہ ہمیں دکھاتا ہے۔ فی زمانہ قومی ترقی کے واسطے جس قدر کوششیں کی جا رہی ہیں وہ سب فروعی امور کے متعلق ہیں۔ تعلیم۔ تجارت حرفت۔ صنعت۔ پریس۔ یہ سب فروعی امور ہیں۔ اور ان کے لئے متفردانہ کوششیں بیشک مفید ہیں مگر اسی صورت میں جبکہ اصل اپنی جگہ پر مضبوط اور مستحکم ہو۔ وہ اصل کیا ہے ؟ وہ اصل ایمان ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی مجلس مبارک میں ایک شخص حاضر ہوا۔ جس نے ڈاڑھی صاف چٹ کرائی ہوئی تھی۔ اُس نے بیعت کی درخواست کی۔ حضور نے اُس کی درخواست قبول فرمائی۔ جب وہ بیعت کر کے ایک طرف ہٹوا تو کسی حاضر وقت نے عرض کی کہ حضور یہ شخص ریش

منڈواتا ہے۔ اسے منع کیا جائے۔ فرمایا۔ تمہیں لوگوں کی ریش کی فکر ہے اور مجھے ایمان کی فکر لگی ہوئی ہے ایمان اصل ہے۔ جب ایمان درست ہوگا۔ تو یہ فروعی امور خود بخود درست ہو جائیں گے۔ درخت کی جڑھ میں پانی دیا جاتا ہے تو شاخیں بھی سرسبز ہو جاتی ہیں۔ خالی شاخوں پر پانی ڈالا جائے تو وہ کب تک خوشنما رہینگی۔ غرض اصل ایمان ہے۔ ایمان کی فکر چاہیئے۔ اگر ایمان حاصل ہو گیا۔ تو سارے بیڑے پار ہیں۔ ورنہ دو چار قدم چلے اور منجدھار میں ڈبکوں ڈوں۔ پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوگا۔ ایمان ہی تھا جس نے عرب کے بادیہ نشینوں کو چین سے سپین تک کا بادشاہ بنا دیا اور علوم و فلسفہ میں یورپ کا اُستاد بنا دیا +

اسی ایمان کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے اور اُس کو دلوں میں جانشین کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک مامور اس زمانہ میں بھیجا۔ اور اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے اُسے مشرف کیا۔ اس کو ہمارے واسطے ایک دردناک دل عطا کیا کہ وہ رات دن ہمارے لئے دُعاؤں میں مصروف ہوا۔ اُس نے ہماری خیرخواہی کے لئے اپنی آواز آسمان تک پہنچائی۔ مگر افسوس کہ دُنیا کے مسلمانوں نے اُس کی قدر نہ کی اور اُسے حقیر جانا۔ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ۔ اگرچہ وہ رسول ہمارے درمیان اب نہیں۔ مگر اُس کی رُوحانی قوت اپنا کام کر رہی ہے اور اُس کے خلیفہ اول صدیق ثانی حضرت نور کے پاک انفاس سے فائدہ حاصل کرنے کا ایک عظیم الشان موقعہ موجود ہے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے خدا کی آواز کو سُنا اور اُسے قبول کیا۔ ورنہ یاد رکھو کہ پہلے مسیح کی عداوت کا جو پھل پہلے یہود نے پایا۔ وہی تلخ پیالا تمہارے لئے طیار ہے۔ خدا کے غضب سے ڈرو اور توبہ کرو۔ اپنی حالت کی اصلاح کرو۔ اور اعمال صالح میں کوشاں ہو۔ یہی تمہاری ترقی کا راز ہے۔ تم مانو یا نہ مانو تمہارا اختیار ہے۔ ہ

من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کُن بارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

بدُنیا کسے جاودانہ نماند
بہ یک رنگ وضع زمانہ نماند

مقامِ عبرت

نواب میر محبوب علیخان صاحب بہادر بالقابہ سابق والئے ریاست حیدرآباد دکن کی وفات کی خبریں اور مرثیئے اور آپ کے محامد و مناقب اخباروں میں چھپ چکے ہیں۔ اور ناظرین انسے مطلع ہو چکے ہیں۔ حضور نظام صرف تین روز بیمار رہ کر۔ ماہ رمضان کو اس عالم فانی کو چھوڑ گئے۔ حضور نظام کی سخاوت۔ شہ زوری۔ انصاف پروری۔ خوش نظمی۔ رحمدلی اور متانت کے سب مداح ہیں۔ ایسے خوبیوں سے بھرے ہوئے بادشاہ کی وفات کا رنج اہلِ ہند کو عموماً اور اہلِ اسلام کو خصوصاً جسقدر ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ دنیا فنتنی اور گذشتنی ہے۔ کون ہے جو اس میں رہا اور کون ہے جو رہے گا۔ اس دنیا میں ہوشیار وہ ہے جو آیندہ کے واسطے اپنا سامان مہیا کرلے۔ اور ہر وقت سفر آخرت کی طیاری میں مصروف رہے حضرت مرشد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

براستے آنکہ برموت دارد نگاہ
بریدہ ز دنیا دو دیدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار

انسان جو نیک اعمال کرتا ہے وہ اُس کے ساتھ جاتے ہیں۔ اور اُس کے لئے توشہ عاقبت بنتے ہیں اور پیچھے بھی اُس کے لئے نیکی کی یادگار چھوڑ جاتے ہیں +

حضور نظام کی عدل گستری کی مداح ان کی تمام رعایا ہے مگر ہم اِس لحاظ سے خصوصیت کے ساتھ ان کے شکرگذار اور احسانمند ہیں کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے ممبروں کی ایک بڑی تعداد ریاست حیدرآباد کے مختلف شہروں میں حضور نظام کے زیرسایہ بڑے امن کے ساتھ اپنے دن گذار رہی ہے۔ ہاں ہمیں اب تک یہ نہیں معلوم ہوا کہ جو خاص پیغام بنام **صحیفہ آصفیہ** (مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب) حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح کے مراسلہ کے ساتھ بحضور نظام بھیجا گیا تھا۔ اُس پر انہوں نے کچھ توجہ بھی فرمائی تھی۔ یا وہ یونہی پڑا رہ گیا اور آپ پینتالیس ۴۵ سال کی چھوٹی سی عمر میں یہاں سے چل بسے۔ صحیفہ آصفیہ میں نہایت مدلل پیرایہ سے اس زمانہ کے عظیم الشان مجدد اور مصلح کی ضرورت اور صداقت کو ثابت کیا گیا تھا۔ منجملہ دیگر عذاب الٰہی کے جو اس زمانہ میں وارد ہوئے ہیں موسلی ندی کی طغیانی کی تفصیل کرتے ہوئے حضور شاہ دکن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہامی شعر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی ہ

دبدبۂ خسروی ام شد بلند
زلزلہ در گور نظامی فگند

اور نیز اس الہامِ الٰہی کی طرف متوجہ کیا گیا تھا۔ "دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیری مخالفت کرتے ہیں پکڑے جائیں گے۔ صحن میں ندیاں چلینگی۔ سخت زلزلے آئینگے۔ میں تجھے ایک عجیب طور پر عزت دونگا۔ اور اُس کے ساتھ دنیا پر بڑا رعب ڈالونگا" ہم نہیں جانتے کہ یہ وحی الٰہی اپنے اندر کیا کچھ پیشگوئیاں ہنوز مخفی رکھتی ہے اور جہاں ہم موجودہ نظام **نواب میر عثمان علیخان صاحب** بہادر بالقابہ کو ان کی مسند نشینی پر مبارک باد کہتے ہیں وہاں ہم اس عرض کے پیش کر دینے کو ضروری سمجھتے ہیں کہ حضور اُس تبلیغ کو ایک دفعہ توجہ کے ساتھ پڑھ یا سُن لیں جو دو سال گزرے حضور کے والد ماجد کی خدمت میں پہنچائی گئی تھی۔ اُس پر توجہ کرنا حضور کے واسطے موجب برکات ہوگا کاش کہ کوئی سلطنت کا حقیقی خیرخواہ ہمارے ان کلمات کو جو دردِ دل کا نتیجہ ہیں۔ والئے دکن تک پہنچا دے۔ اُس نیاز نامہ کا لکھنے والا حضور نظام سے نہ دولت کا خواہاں تھا اور نہ جاہ کا طالب نہ کسی عزت و رتبہ کا خواہشمند۔ بلکہ اُس نے صرف اس شوق میں اس قدر تکلیف اٹھائی تھی اور ایک رسالہ لکھکر اور نہایت خوشخط چھپوا کر اور شاہی تحفہ کے لائق جلد کرا کر حضور میں بھیجا تھا کہ ہند کا سب سے بڑا والئے ریاست اس مقدس پیغام سے بیخبر نہ رہے۔ مبلغ کا اجر خدا کے ذمہ ہے۔ اور تبلیغ سے فائدہ حاصل کرنے والا اپنے نفس کا اور اپنے اہل و عیال اور لواحقین کا بھلا کرتا ہے۔ ہم تو ہر بہانہ سے خدا کا پیغام مخلوقِ خدا کو پہنچانا چاہتے ہیں۔

منڈواتا ہے۔ اسے منع کیا جائے۔ فرمایا۔ تمہیں لوگوں کی ریش کی فکر ہے اور مجھے ایمان کی فکر لگی ہوئی ہے ایمان اصل ہے۔ جب ایمان درست ہوگا۔ تو یہ فروعی امور خود بخود درست ہو جائیں گے۔ درخت کی جڑھ میں پانی دیا جاتا ہے تو شاخیں بھی سرسبز ہو جاتی ہیں۔ خالی شاخوں پر پانی ڈالا جائے تو وہ کب تک خوشنما رہینگی۔ غرض اصل ایمان ہے۔ ایمان کی فکر چاہیئے۔ اگر ایمان حاصل ہو گیا۔ تو سارے بیڑے پار ہیں۔ ورنہ دو چار قدم چلے اور منجدھار میں ڈبکوں ڈوں۔ پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوگا۔ ایمان ہی تھا جس نے عرب کے بادیہ نشینوں کو چین سے سپین تک کا بادشاہ بنا دیا اور علوم و فلسفہ میں یورپ کا اُستاد بنا دیا +

اسی ایمان کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے اور اُس کو دلوں میں جانشین کرنے کیلئے اللہ تعالےٰ نے اپنا ایک مامور اس زمانہ میں بھیجا۔ اور اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے اُسے مشرف کیا۔ اس کو ہمارے واسطے ایک دردناک دل عطا کیا کہ وہ رات دن ہمارے لئے دُعاؤں میں مصروف ہوا۔ اُس نے ہماری خیرخواہی کے لئے اپنی آواز آسمان تک پہنچائی۔ مگر افسوس کہ دُنیا کے مسلمانوں نے اُس کی قدر نہ کی اور اُسے حقیر جانا۔ یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ۔ اگرچہ وہ رسول ہمارے درمیان اب نہیں۔ مگر اُس کی رُوحانی قوّت اپنا کام کر رہی ہے اور اُس کے خلیفہ اول صدیق ثانی حضرت نور کے پاک انفاس سے فائدہ حاصل کرنے کا ایک عظیم الشان موقعہ موجود ہے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے خدا کی آواز کو سُنا اور اُسے قبول کیا۔ ورنہ یاد رکھو کہ پہلے مسیح کی عداوت کا جو پھل پہلے یہود نے پایا۔ وہی تلخ پیالا تمہارے لئے طیار ہے۔ خدا کے غضب سے ڈرو اور توبہ کرو۔ اپنی حالت کی اصلاح کرو۔ اور اعمال صالح میں کوشاں ہو۔ یہی تمہاری ترقی کا راز ہے۔ تم مانو یا نہ مانو تمہارا اختیار ہے۔ ؎

من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

بدُنیا کسے جاودانہ نماند
بہ یک رنگ وضع زمانہ نماند

مقامِ عبرت

نواب میر محبوب علیخان صاحب بہادر بالقابہ سابق والیئے ریاست حیدرآباد دکن کی وفات کی خبریں اور مرثیئے اور آپ کے محامد و مناقب اخباروں میں چھپ چکے ہیں۔ اور ناظرین انسے مطلع ہو چکے ہیں۔ حضور نظام صرف تین روز بیمار رہ کر ۲۔ ماہِ رمضان کو اِس عالم فانی کو چھوڑ گئے۔ حضور نظام کی سخاوت۔ شہ زوری۔ انصاف پروری۔ خوش نظمی۔ رحمدلی اور متانت کے سب مدّاح ہیں۔ ایسے خوبیوں سے بھرے ہوئے بادشاہ کی وفات کا رنج اہلِ ہند کو عموماً اور اہلِ اسلام کو خصوصاً جسقدر ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ دنیا رفتنی اور گذاشتنی ہے۔ کون ہے جو اس میں رہا اور کون ہے جو رہے گا۔ اس دنیا میں ہوشیار وہ ہے جو آئندہ کے واسطے اپنا سامان مہیّا کرلے۔ اور ہر وقت سفرِ آخرت کی طیاری میں مصروف رہے حضرت مرشد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

براست آنکہ برموت دارد نگاہ
بریدہ ز دنیا دو دیدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار

انسان جو نیک اعمال کرتا ہے وہ اُس کے ساتھ جاتے ہیں۔ اور اُس کے لئے توشہ عاقبت بنتے ہیں اور پیچھے بھی اُس کے لئے نیکی کی یادگار چھوڑ جاتے ہیں +

حضور نظام کی عدل گستری کی مدّاح ان کی تمام رعایا ہے مگر ہم اِس لحاظ سے خصوصیّت کے ساتھ ان کے شکرگذار اور احسانمند ہیں کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے ممبروں کی ایک بڑی تعداد ریاست حیدرآباد کے مختلف شہروں میں حضور نظام کے زیرسایہ بڑے امن کے ساتھ اپنے دِن گذار رہی ہے۔ ہاں ہمیں اب تک یہ نہیں معلوم ہوا کہ جو خاص پیغام بنام صحیفہ آصفیہ (مصنّفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب) حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح کے مراسلہ کے ساتھ بحضور نظام بھیجا گیا تھا۔ اُس پر انہوں نے کچھ توجہ بھی فرمائی تھی۔ یا وہ یونہی پڑا رہ گیا اور آپ پینتالیس ۴۵ سال کی چھوٹی سی عمر میں یہاں سے چل بسے۔ صحیفہ آصفیہ میں نہایت مدلّل پیرایہ سے اس زمانہ کے عظیم الشان مجدد اور مصلح کی ضرورت اور صداقت کو ثابت کیا گیا تھا۔ منجملہ دیگر عذاب الٰہی کے جو اِس زمانہ میں وارد ہوئے ہیں موسیٰ ندی کی طغیانی کی تفصیل کرتے ہوئے حضور شاہِ دکن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہامی شعر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی ؎

دبدبۂ خسروی ام شد بلند
زلزلہ در گور نظامی فگند

اور نیز اس الہامِ الٰہی کی طرف متوجہ کیا گیا تھا۔ "دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیری مخالفت کرتے ہیں پکڑے جائیں گے۔ صحن میں ندیاں چلینگی۔ سخت زلزلے آئینگے۔ میں تجھے ایک عجیب طور پر عزت دونگا۔ اور اُس کے ساتھ دنیا پر بڑا رعب ڈالونگا" ہم نہیں جانتے کہ یہ وحی الٰہی اپنے اندر کیا کچھ پیشگوئیاں ہنوز مخفی رکھتی ہے اور جہاں ہم موجودہ نظام **نواب میر عثمان علیخان صاحب** بہادر بالقابہ کو ان کی مسند نشینی پر مبارک باد کہتے ہیں وہاں ہم اس عرض کے پیش کر دینے کو ضروری سمجھتے ہیں کہ حضور اُس تبلیغ کو ایک دفعہ توجہ کے ساتھ پڑھ یا سُن لیں جو دو سال گزرے حضور کے والد ماجد کی خدمت میں پہنچائی گئی تھی۔ اُس پر توجہ کرنا حضور کے واسطے موجب برکات ہوگا کاشکہ کوئی سلطنت کا حقیقی خیرخواہ ہمارے ان کلمات کو جو دردِ دل کا نتیجہ ہیں۔ والیئے دکن تک پہنچا وے۔ اُس نیاز نامہ کا لکھنے والا حضور نظام سے نہ دولت کا خواہاں تھا اور نہ جاہ کا طالب نہ کسی عزت و رتبہ کا خواہشمند۔ بلکہ اُس نے صرف اس شوق میں اس قدر تکلیف اٹھائی تھی اور ایک رسالہ لکھ کر اور نہایت خوشخط چھپوا کر اور شاہی تحفہ کے لائق جلد کرا کر حضور میں بھیجا تھا کہ ہند کا سب سے بڑا والیئے ریاست اس مقدس پیغام سے بیخبر نہ رہے۔ مبلّغ کا اجر خدا کے ذمّہ ہے۔ اور تبلیغ سے فائدہ حاصل کرنے والا اپنے نفس کا اور اپنے اہل و عیال اور لواحقین کا بھلا کرتا ہے۔ ہم تو ہر بہانہ سے خدا کا پیام مخلوقِ خدا کو پہنچانا چاہتے ہیں۔

آگے رہی اپنی اپنی قسمت۔ حضرت مرشد مرحوم فرماتے ہیں۔ ؎

دریغ و دَرد قوم من ندائے من نمے شنود
زہر در مید ہم پندش مگر غیرت شود پیدا

حضرت خلیفۃ المسیحؓ کے پُردَرد کلمات

جماعت توجّہ سے سُنے اَور عمل کرے

عید کی نماز حضرت صاحبزادہ میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب نے پڑھائی اور انہوں نے ہی نماز کے بعد عید کا خطبہ پڑھا جو اِسی اخبار میں ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ خطبہ عید کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے لاٹھی کے سہارے سے کھڑے ہو کر ایک وعظ کیا جو درج ذیل ہے۔ آپ کی آواز بسبب ضعف علالت ان دنوں بہت دھیمی ہو رہی ہے۔ مگر اس وقت خاص خداداد طاقت سے آپ نے بہت بلند آواز میں اپنی جماعت کو یہ دَرد ناک نصیحت سُنائی۔ جس سے سامعین پر رقّت طاری ہوئی اور سب طرف سے استغفار اور رونے کی آواز آنے لگی۔ احباب کو لازم ہے کہ اِس نصیحت کو توجہ کے ساتھ کئی بار مطالعہ کریں اَور سب چھوٹے بڑے اِس پر عمل کریں۔ خدا نے اپنے فضل سے ہم کو یہ نور عطا کیا ہے جس کے ذریعہ سے ہماری قوم کا شیرازہ بندھا ہوا ہے اور ہم دِن رات حق و حکمت کی باتیں سُنتے اور ہدایت کی راہ پاتے ہیں اَیسا نہ ہو کہ ہم اِس کی بے قدری کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور میں ملزم ٹھیریں۔ دنیا کی لعن تو ہم بہت سُن چکے ہیں۔ پر اگر خدا کو بھی ہم نے ناراض کیا تو پھر ہم سے بڑھ کر بدنصیب کوئی نہ ہوگا۔ میرے دوستو! دُعاؤں میں لگ جاؤ۔ اپنے گناہوں کی بخشش چاہو۔ ضد کو چھوڑ دو۔ صبر کی عادت ڈالو۔ اور کسی اختلاف میں نہ پڑو۔ یہ خیال نہ کرو کہ میرے بھائی نے اختلاف کی بات کی ہے میں بھی اس سے اختلاف کرونگا۔ بلکہ اختلافات کو مٹا دو۔ میرے دوستو! تم ان باتوں سے بے خبر نہیں جنکے سبب سے یہ نصیحت حضور کو کرنی پڑی ہے۔ پس ہوشیار ہو جاؤ۔ حضرت فرماتے ہیں جو "ان تنازعات کو نہ چھوڑے گا میں اُسے ہرگز اپنی جماعت میں نہ سمجھونگا"۔ میں نے ذیل کا مسودہ کاپی نویس کو دینے سے پہلے حضرت صاحب کو دکھلایا۔ تب آپ نے اسکو درست کر کے چھاپنے کے واسطے پاس کیا۔ اور فرمایا۔ **"جو اِن تنازعات کو نہ چھوڑے گا۔ مَیں اُسے کم از کم اپنی جماعت میں ہرگز نہ سمجھوں گا"** ؛

(ایڈیٹر)

میاں صاحب نے آج عید کا خطبہ پڑھا ہے اور گزشتہ جمعہ کے دن بھی انہوں نے لطیف سے لطیف وعظ تمہیں سُنایا تھا۔ اور اگر تم لوگ غور کرتے تو وہ بہت ہی الطف بات ہوتی۔ مَیں نے اُس خطبہ کی بہت قدر کی ہے اور اب بھی کرتا ہوں۔ وہ اپنے اندر نکاتِ معرفت رکھتا تھا۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ بہت سے شریف الطبع لوگوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا ہوگا۔ مگر بعض بلید الطبع۔ گندے۔ نابکار۔ اور پلید طبع لوگ ہوتے ہیں۔ مَیں ہنوز اُس خطبہ کی لذّت میں تھا۔ اور اس سے مجھے فرصت حاصل نہیں ہوئی تھی۔ کہ میرے سامنے ایک خبیث طبع شخص نے ایک لمبا شکایتی رقعہ کسی کی غیبت میں پیش کر دیا۔ آہ۔ اُن معرفت کے نکتوں نے اُسے کوئی فائدہ نہ دیا۔ خدا کے کلام کی عجیب در عجیب باتوں سے بھی ایسے لوگ کچھ حاصل نہیں کرتے تو ہم انہیں کیا کہیں۔ یہ گندے بیمار ہیں۔ لطیف غذا بھی انکے مُنہ میں جا کر گندی ہو جاتی ہے ؛

مَیں نے تم سے معاہدہ لیا ہے کہ شرک نکرو۔ شرک کی باریک در باریک راہیں ہیں۔ بعض لوگ دُعا کے واسطے مجھے اس طرح سے کہتے ہیں کہ گویا مَیں خدا کا ایجنٹ ہوں اور بہر حال اُن کا کام کرادوں گا۔ خوب یاد رکھو۔ میں ایجنٹ نہیں ہوں۔ مَیں اللہ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ میری ماں اوان قوم کی ایک عورت تھی۔ خدا کے فضل نے اُسے علم عطاء کیا تھا۔ میرا باپ ایک غریب محنتی آدمی تھا جو مختصر سی تجارت سے اپنا گذارا کر لیتا تھا۔ مَیں ایجنٹ نہیں ہوں۔ ہاں۔ اللہ تعالےٰ کے آگے عاجزی کرنا میرا کام ہے۔ خدا نے عجیب در عجیب رنگوں میں دُعا کرنا مجھے سکھایا ہے۔ دُعاؤں میں تڑپنا اور قسم قسم کے الفاظ میں دُعا کرنا مجھے بتایا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مجھے یہ تعلیم دی ہے۔ میں ان دُعاؤں میں کبھی کبھی قبولیّت کے اثر بھی دیکھتا ہوں۔ مگر جماعت کے بعض لوگ دُعا کرانے کی درخواست میں بھی شرک کی حدّ تک پہنچ جاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی تمہارا معبود نہیں۔ کوئی تمہارا کارساز نہیں۔ مَیں علمِ غیب نہیں جانتا۔ نہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میرے اندر فرشتہ بولتا ہے۔ اللہ ہی تمہارا معبود ہے۔ اسی کے تم ہم سب محتاج ہیں۔ کیا مخفی اور کیا ظاہر رنگ میں اُس کی طاقت بہت وسیع ہے۔ اور اُس کا تصرف بہت بڑا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے۔ کر دیتا ہے۔ اِس کا ایک نظّارہ اِس امر میں دیکھو کہ تم بھی مرزا کے مرید ہو۔ اور مَیں بھی مرزا کا مرید ہوں۔ مگر اُس نے تمہیں پکڑ کر میرے آگے جُھکا دیا اِس میں نہ میری خواہش تھی اور نہ مجھ پر کسی انسان کا احسان ہے۔ میرے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ تھی۔ اور نہ یہ تمہاری کوششوں کا نتیجہ ہے۔ دیکھو میں بیمار ہوا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اِس کے بچنے کی اُمید نہیں۔ مگر میں زندہ بولتا موجود ہوں۔ خدا ہی کا علم کامِل ہے۔ اُس کا تصرّف کامل ہے۔ اُسی کے آگے سجدہ کرو۔ اُسی سے دُعا مانگو۔ روزہ۔ نماز۔ دعا وظیفہ۔ طواف۔ سجدہ۔ قربانی۔ اللہ کے سوائے دوسرے کے لئے جائز نہیں۔ بے ایمان شریروں نے لوگوں کے اندر شرک کی باتیں گھسا دی ہیں۔ کہتے ہیں قبروں پر جاؤ۔ اور قبر والے سے کہو کہ تو ہمارے لئے خدا کے آگے عرض کر۔ اِسلام نے ہم کو اس طرح کی دُعا نہیں سکھائی ؛

سو تم شرک کو چھوڑ دو۔ اور چوری نہ کرو۔ جو شخص نوکر ہے اور اپنے فرائض منصبی کو ادا نہیں کرتا وہ چور ہے۔ جو شخص تجارت کرتا ہے اور اپنے لین دین کا حساب صاف نہیں رکھتا اور اُس کا معاملہ صاف نہیں۔ وہ چور ہے۔ اُس کے مال میں چوری

کا حصّہ شامل ہو جاتا ہے۔ تم شراکتیں کرتے ہو۔ بعد میں تمہارے درمیان جوتے چلتے ہیں۔ اس کا سبب کیا ہے؟ یہی کہ حلال کھانے کی طرف توجّہ کم ہے۔ کسب والا جو اپنے کسب میں شرارت کرتا ہے۔ جعل ساز۔ ٹھگ۔ یہ سب چور ہیں۔ کیونکہ وہ اکل بالباطل کرتے ہیں +

تم شرک نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ بدکاری نکرو۔ بدکاری آنکھ کی بھی ہوتی ہے۔ بدکاری کان کی بھی ہوتی ہے اور بدکاری زبان کی بھی ہوتی ہے کسی بدکاری کے بھی نزدیک نہ جاؤ۔ کسی پر بہتان نہ باندھو +

ابو داؤد میں ایک حدیث آئی ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہاری طبائع خواہشات۔ چال چلن۔ لباس۔ خوراک۔ تربیت۔ پرورش سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس لئے تم لوگوں میں اختلافات ہوتے ہیں۔ تم ایسے اختلافات کو مجھ تک نہ پہنچایا کرو۔ ان سے میرا دل دُکھی ہوتا ہے۔ پس تم کو میں بھی اسی طرح کہتا ہوں۔ کہ ایسی باتیں مجھ تک نہ پہنچاؤ۔ مگر تم پہنچاتے ہو۔ اور میرا دل دُکھاتے ہو۔ تم میں بعض شریر۔ گندے اور ناپاک لوگ ہیں۔ وہ تمہیں آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔ ان میں بُغض اور کینہ کا مرض ہے - وہ بدقسمت ہیں وہ بہت بدقسمت ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ توبہ کریں اور جلد توبہ کریں۔ تم لوگ تفرقہ کو چھوڑ دو۔ اور جھگڑے سے مُنہ موڑ لو۔ کوئی تمہارا اختلافی مسئلہ نہیں جس کا اللہ تعالےٰ کے محض فضل وکرم اور اس کی تعلیم سے میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔ تم اکثر جاہل ہو۔ اور میں پھر خدا نے مجھے علم دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے نیکی کی راہ پر آگہی دی ہے۔ تم میں گندے باہم لڑانے والے بھی ہیں۔ اور وہ سخت گندے ہیں۔ وہ اس حکم الٰہی سے غافل ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَازَعُوْا۔ اور آپس میں جھگڑا نہ کر۔ فَتَفْشَلُوْا پس بودے ہو جاؤ گے۔ وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ۔ اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی۔ تم نے مجھے دُکھ دیا ہے تمہاری تحریریں مَیں نے پڑھی ہیں اور اُن سے مجھے سخت رنج پہنچا ہے۔ تم میں سے بعض چھوٹے چھوٹے لڑکے مجھ بڈھے کو سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان سے خبردار رہو۔ اور وہ آپ خود بخود بلا اجازت مخلوق کے واعظ بنتے ہیں۔ اور جوش بھرے کلمات منہ سے نکالتے ہیں۔ اِن سے میرا دل بہت رنجیدہ ہے۔ کیونکہ انہوں نے مجھے بہت دکھ دیا ہے۔

غرض آپس میں لڑائیاں چھوڑ دو۔ کینے چھوڑ دو اگر دوسرا کوئی تمہیں کچھ کہے تو اُس کی باتوں پر صبر کرو۔ ایسا نہ کرو۔ کہ وہ تمہیں ایک ورق لکھے تو تم اُس کے جواب میں چار ورق لکھو۔ صبر کے سوائے کبھی لڑائی ختم نہیں ہوتی۔ مَیں نہیں جانتا کہ میرا مرید کون ہے۔ میرا مرید وہی ہے۔ جو ان معاہدات پر عمل کرتا ہے جو اس نے میرے ساتھ کئے ہیں۔ میرا مرید وہی ہے جو ان باتوں پر عمل کرے جو حضرت صاحب نے حکم دیئے تھے بعض لوگ صرف تماشا کے طور پر باتیں سُنتے ہیں۔ وہ بدقسمت ہیں +

مجھے کوئی غیب کا علم نہیں۔ میرا زخم باجرے کے دانہ کے برابر ہے۔ میرے گیارہ دوست ڈاکٹروں نے بڑے بڑے زور سے علاج کیا ہے مگر وہ اب تک اچھا نہیں ہوا۔ میں بچپن سے شرک سے بیزار۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا بدل معتقد اور زبان سے قائل ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان پر رحم کرے جس سے مَیں نے یہ پاک تعلیم پائی۔ محمد رسول اللہ کا اعتقاد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا متمم جزو ہے اس کو بھی مَیں نے ابتدا سے پایا ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ +

کوئی میری باتوں کو پسندیدگی سے لے یا ناپسندیدگی سے۔ مجھے نہ اس کی پرواہ ہے نہ اُنکی میرا کام اس وقت تبلیغ ہے۔ ہاں میرے دِل میں ایک جوش ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے درمیان جو تنازعات ہیں وہ دُور ہو جائیں۔ تم ان جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ ورنہ یاد رکھو کہ تم دنیا سے نہیں جاؤ گے جب تک کہ دُکھ نہ پا لو۔ لڑائی تنازع نہ کرو۔ توبہ کرو۔ جو حاضر ہے وہ سُن لے۔ جو نہیں اُس کو حاضرین سُنا دیں۔ جو تم میں ان باتوں پر عمل کرنے والا ہے۔ اُس کا بھلا ہو گا۔ اور جو نہیں مانتا۔ اُس کو میں اللہ کے حوالہ کرتا ہوں +

والسّلام علیکم

مراسلات

توضیح مزید

اوّل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تجہیز وتکفین وجنازہ میں حضرت شیخینؓ کی عدم شرکت کے متعلّق گذارش ہے کہ یہ اعتراض بھی شیعہ صاحبان سے مخصوص ہے۔ اور اکثر جہلا کیا کرتے ہیں افسوس ہے شیعہ علمأ پر کہ وہ اپنے مومنین کو اِس واقعہ کی کیفیّت سے آگاہ نہیں کرنا چاہتے۔ ورنہ اُن کی کتابوں اور دیگر تواریخ میں نہایت مفصّل طور پر جو مذکور ہے وہ کافی ہے ہر دفعہ ہر اعتراض کی تشریح کیلئے ہفتہ وار اخباروں کے کالم کہاں کفایت کر سکتے ہیں۔ مختصر کیفیّت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم حجرہ عائیشہ صدیقہؓ میں فوت ہوئے اور وہیں مطابق سنّت انبیأ دفن ہونا تھا۔ حجرہ کی وسعت اسی قدر تھی کہ ایک وقت میں صرف دس آدمی جنازہ پڑھ سکیں۔ جنازہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کسی میدان میں نہیں رکھا گیا تھا۔ کہ ایک ہی وقت میں سب مسلمان جمع ہو کر جنازہ پڑھتے۔ بلکہ اُسی تنگ حجرہ میں جنازہ پڑھا گیا۔ اور تین دِن تک مدینہ منوّرہ ومضافات کے پیر وجوان وخورد سال اہلِ اسلام نے جنازہ پڑھا اور کوئی شخص بھی باقی نہ رہا جس نے جنازہ نہ پڑھا ہو۔ دیکھو روضۃ الصفا وحیوٰۃ القلوب مجلسی جلد دوم وکافی +

اگر کوئی شیعہ صاحب اس تصریح بیان کے بعد ہمکو تمام جنازہ پڑھنے والونکی فہرست دکھائے ورنہ یہ تصریح غلط ہو گی۔ اور پھر اس میں حضرات شیخینؓ کا نام نہ نکلے تو ہم ذمہ وار۔ اعتراض کا دوسرا حصّہ غالبًا یہ ہوتا ہے۔ کہ عین تجہیز وتکفین نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے وقت شیخین بغرض حُبِ ریاست سقیفہ بنی ساعدہ میں چلے گئے۔ وغیرہ وغیرہ +

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اُنکے جانیکا اصل سبب اسوقت کونسا پیدا ہوا۔ کیا انکے جانے سے انصار وہاں جمع نہیں ہوئے تھے۔ اور ان میں خلافت کے سوال پر بحث نہیں ہو رہی تھی۔ جو الزام حبِّ ریاست کا شیخین پر عائد کیا گیا ہے اسکے پہلے مستحق ومورد از روئے انصاف انصار ہیں۔ اور شیخین کے فضائل کتب شیعہ میں بالفرض نہ سہی لیکن انصار کے فضائل تو بکثرت ہیں۔ پھر ایسے بزرگوں سے ایسا فعل کیوں

سرزد ہُوا ؟ شیعہ اس کا جوابدیں - اور پھر لُطف یہ ہے کہ ایسا ہی مجمع اس وقت میں جناب سیدہ کے گھر میں بھی ہو رہا تھا - ان کو بھی حب ریاست کا الزام دینا چاہیئے - اس کی تشریح جواب احراق خانۂ بتول رضؓ میں کی جائے گی +

انصار کے اجتماع اور سوال خلافت کے چھیڑ بیٹھنے کی خرابی پر ہمارے شیعہ صاحبان توجہ ہی نہیں کرتے - کافی میں اتفاق سے مجھ کو ایک ایسی حدیث مِلگئی جس سے اس خرابی کا اندازہ ناظرین کر سکینگے اس حدیث کا مضمون یہ ہے کہ آیت ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی تاویل اس وقت معلوم ہوئی جبکہ انصار نے کہا منا امیر و منکم امیر - اب اس فساد کو روکنا لازم تھا - یا نہ ؟ اور جنہوں نے بروقت روکا - انکا ہمکو مشکور ہونا چاہیئے یا نہ ؟ وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک طرف تجہیز و تکفین کا کام تھا دوسری طرف دین کی حمایت اور ملّت اسلام کی حفاظت - ان دونو میں سے دیکھنا چاہیئے کہ کونسا ضروری و مقدم ہے ہمارے خیال میں اس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوح پرفتوح کو خورسند کرنیوالا کام جسکا مرنا جینا خدا کے واسطے تھا - (مَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) دوسرا کام مقدم تھا - خود خداوند کریم فرماتا ہے أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ - ان سب کوایف پر نظر ڈالنے سے منصف مزاج معترض خود غور کر لے کہ یہ اعتراض کسقدر رکیک اور بیجا ہے +

دوم احراق خانہ بتول رضی اللہ عنہا کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تشریف لے جانا

یہ روایت اور اسقاط حمل حضرت سیدہؓ اور حضرت علیؓ کے گلوئے مبارک میں رسی ڈالکر مسجد تک کھینچے لئے جانا اور زبردستی بیعت کرانا منجملہ ان روایات کے ہیں جو متعصب شیعوں نے بلا لحاظ حرمت و شجاعت خاندان اہلبیت کرام برخلاف حضرات شیخینؓ ایجاد کی ہیں - خداوند کریم صحابہؓ کرام کے حق میں فرماتا ہے كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ - جس سے ثابت ہے کہ دشمنی کی باتیں اگر صحابہؓ میں مروّج تھیں تو زمانہ قبل اسلام میں ہونگی - ورنہ بعد اسلام کے خدا نے خود انکے دلوں میں اُلفت ڈالدی تھی - اب ایک راوی یا مورّخ کہتا ہے کہ انہیں لوگوں میں فلاں موقعہ پر عداوت کی آگ بھڑکی تھی - کسی نے کسی کے گھر کو جلا دیا کسی نے اپنی بیعت لینے کے واسطے دوسرے کو پابہ زنجیر گھر سے زبردستی طلب کر کے سر اجلاس بیعت لی تھی - لیکن جس شخص کا ایمان خدا کے کلام پر ہے - وہ لامحالہ قرآن کی خبر کو ترجیح دے گا - اور ایسی روایت کو مہمل خیال کر کے دیوار پر پھینک دے گا شیعہ معترضین اپنے ایمان بالقرآن کو پہلے ذرا جانچ لیں - تو بہتر ہوگا - پھر بفرض محال اگر حضرت عمرؓ نے ایسا فرمایا بھی تو اس کا جواب حسب روایات فریقین وہی ہے کہ خلافت کا قیامت خیز مسئلہ چھڑا ہوا تھا - انصار اپنی جگہ کوشاں تھے - بنی ہاشم حضرت مرتضیٰؓ کو مجبور کر رہے تھے - عبداللہ بن زبیر ہاشمی کے علاوہ بابا ابو سفیان بھی باین ضعف و پیری مصروف کار تھے - اس شورش محشر نما کا اندازہ ائمہ کرام کی اس حدیث سے کر لینا چاہیئے - جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے - یعنے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ جب حضرت عمرؓ نے دیکھا ہوگا کہ مجمع سے نکلکر اس فساد کی تحریک جناب مرتضوی کے گھر میں بھی ہو رہی ہے اور نہ صرف بنی ہاشم بلکہ دوسرے لوگ بھی سازش کو مضبوط کر رہے ہیں - تو ممکن ہے اُنہوں نے ایسا فرمادیا ہو - لیکن یہ فرمانا محض تنبیہ کے لئے تھا - نہ کسی عناد کے لئے - اگر عناد کے لئے ہوتا تو بعد میں جو برادرانہ تعلقات مابین جناب مرتضوی کے اور حضرت عمرؓ کے ہوئے - وہ ممکن نہ تھے - منجملہ انکے یہ ہے کہ جناب علیؓ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا تھا - جس کا ذکر کتاب فروع کافی کتاب الطلاق باب المتوفی عنہا زوجہا صفحہ ۳۱۱ مطبوعہ لکھنؤ میں بدیں الفاظ ہے اِنَّ عَلِيًّا تُوُفِّيَ عُمَرُ اتی ام کلثوم فانطلق بها الى بيته اور یہ تعلق مصاہرت بحکم آیہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ کے صریح مخالف ہے جو شان مرتضوی سے بالکل بعید ہے کہ اس کے مرتکب ہوئے ہوں - لفظ وَلِيٌّ کے معنے کتب لغت میں رفیق و دوست کے علاوہ مصاہرت یعنی خسر و داماد بنانے کے بھی ہیں اور عَدُوٌّ کی ضد ہی میں ولی آیا ہے فتدبروا الخ +

پس اگر شیخین برحق خلیفے نہ ہوتے تو بحیثیت جائز خلیفۃ الرسول ہونے کے جناب علیؓ کا فرض تھا کہ وہ بھی حفاظت دین کی خاطر برخلاف شیخینؓ کے ایسی ہی سختی فرماتے - لیکن انہوں نے حفاظت دین کا کوئی اقدام ایسے نازک اوقات میں نہیں لیا - اس سے صاف طور پر نتیجہ نکلتا ہے کہ بعد رسول کریم خلیفہ بلافصل وہ نہ تھے - بلکہ شیخین ہی تھے - دیکھو جس وقت ان کی خلافت برحق تھی - انہوں نے باوجود عالم ماکان ما یکون ہونے کے تلوار سے اپنے دشمنوں کو سیدھا کیا - اور سر مو تردد و تامل نہیں فرمایا پھر حضرت عمرؓ نے تو بطور فمایش صرف زبان سے خانۂ بتول کو جلانے کی دھمکی دی ہوگی - اور وہ مورد عتاب شیعہ ہو گئے - لیکن ان شیعہ قدیم پر کبھی غور نہیں کیا - جنہوں نے کربلا میں اہل بیت کے خیموں کو جلا کر راکھ کر دیا +

سوم غزوات میں جناب شیخین کا بھاگنا

اس بارہ میں ہم کو علامہ شبلی کی تحقیق کا شکریہ ادا کرنا پڑتا ہے - جنہوں نے الفاروق میں ہر ایک غزوہ کے متعلق جناب عمرؓ کی موجودگی و شجاعت کو خاص طور پر دکھلانے کا التزام مدنظر رکھا ہے - اس کثرت کے ساتھ کوئی شیعہ کسی منافق کے بارہ میں بھی شمول غزوات نبویؐ و غنایم میں بہرہ اندوز ہونے کو ثابت نہیں کر سکتا +

شیعہ کی بے انصافی اور نادان دوست اہلبیت نبویؐ ہونے کا اسی سے اندازہ کر لینا چاہیئے - کہ غزوات نبویؐ میں تو سب فتوحات کا سہرا جناب مرتضوی کے سر مبارک پر باندھتے ہیں - اور جناب شیخین کو سب سے زیادہ بزدل اور بھگوڑے بتلاتے ہیں - لیکن بعد وفات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسی شاہ مردانؓ کو انہی بھگوڑوں اور بزدلوں کا دست بستہ غلام اور دنیا جہان کا ڈرپوک بتادیتے ہیں - اگر غزوات نبویؐ میں سب فتوحات جناب مرتضوی کے دم قدم سے حاصل ہوئیں - جس سے اہل سنت چشم پوشی کرتے ہیں - تو اس چشم پوشی کا سب سے پہلے الزام خود خداوند کریم پر عاید ہوتا ہے - جس نے اس امر واقعہ کے بیان کرنے سے اغماض کیا - کیا اچھا ہوتا اگر قرآن میں کسی جگہ لَا فَتَىٰ إِلَّا عَلِيٌّ لَا سَيْفَ إِلَّا ذُو الْفَقَارِ کی آیت نازل کر دیتا - ہم اس موقعہ پر حیران ہیں کہ قرآن کو مقدم رکھیں - یا مخالف روایات ضعیفہ کو - قرآن میں جہاں تک غور کیا جاتا ہے - بدر حنین وغیرہ جیسے نازک اوقات جنگ میں جو فتوحات حاصل ہوئیں - زیادہ تر ان کا باعث اپنی آسمانی تائید اور نزول ہزارہا ملائکہ جتلاتا ہے - ذکر بدر

میں سورۃ انفال میں ہے۔ دیکھو کثرت اعداء کے مقابل مومنین مہاجرین کی حالت کیسی کمزور بیان فرمائی ہے۔ اور پھر ان کو ثابت قدم اور پُردل کرنے کا باعث کس کو ٹھیرایا ہے۔ اپنی نصرت کو ہی یا محض جناب علی رضہ کی موجودگی ؟ +

پھر وہی خدا جو بدر وغیرہ کے موقعوں پر بمقابلہ مشرکین وکفار کمزور مومنین کی کمریں باندھتا تھا۔ اور جنگ پر آمادہ کرتا ہے۔ خلافت کے موقعہ پر قول شعب سے زیادہ دشمنان خدا اور رسول کے مقابلہ میں خلیفہ برحق کی نصرت و تائید سے کیوں ہاتھ اُٹھا لیتا ہے ؟ بلکہ اس خلیفہ برحق کے مخالفوں کی تائید کرتا اور ان کی کامیابی کے اسباب تازہ بتازہ مہیا کرتا جاتا ہے جس سے لامحالہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ خلیفہ برحق اس وقت نہ تھا۔ بلکہ کوئی دوسرا اور تھا۔ یا اس کی خلافت اس سنت قدیم سے دوسرے درجہ پر تھی جس کی نسبت اس کا قسمی وعدہ ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوۃ الدنیا +

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکپائے امیر المومنین خادم حسین خادم۔ بھیروی

اعلان

انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے ماتحت مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب ساکن کھیوا تحصیل پسرور کو ضلع سیالکوٹ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے فراہمی چندہ کی اجازت دیجاتی ہے احباب ہر طرح سے ان کی مدد کریں۔ انکے پاس انجمن احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے رسید بکیں ہونگی۔ ایک رسید انکے پاس رہے گی اور ایک رقم دینے والے کو کاٹ کر دینگے۔ (محمد علی سکرٹری)

ضرورت ملازم

ہمارے ایک معزز احمدی دوست کو جو پنجاب میں فوجی رسالدار ہیں۔ ایک دیانتدار ملازم کی ضرورت ہے جسکے سپرد گھوڑے کی خدمت کے علاوہ گھر کے معمولی کاروبار ہونگے۔ تنخواہ مبلغ دس عـ۱۰ روپیہ ماہوار خشک یا اس کے قریب۔ مفصل حالات مجھ سے معلوم ہوسکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

ضرورت اُستاد

جماعت احمدیہ میرٹھ کو ایک اُستاد کی ضرورت ہے جو چھوٹے بچوں کو قرآن شریف پڑھائے اور بڑوں کو ترجمہ قرآن شریف پڑھائے۔ خط وکتابت کے واسطے پتہ۔ منشی حامد حسین خانصاحب احمدی دروازہ خیر نگر۔ میرٹھ +

کلام مسیح موعود

القول الطیّب

پُرانی نوٹ بُک سے کچھ

جب سے مجھے اللہ تعالےٰ نے یہ توفیق دی کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوں (اور میری پہلی حاضری ۱۹۰۱ء-۱۹۰۰ء کے موسم سرما میں تھی اور اُسی میں عاجز داخل بیعت ہُوا تھا) تب سے میری عادت رہی ہے کہ حضرت کے اقوال کو یاد رکھتا اور دوسرے احباب کو جا کر سُناتا اور اکثر اپنی نوٹ بُک میں لکھ لیتا۔ اِن پُرانی نوٹ بُکوں میں سے کچھ ہدیہ ناظرین ہر اخبار میں آیندہ کیا جائے گا۔ انشاء اللہ +

نوٹ بُک میں عموماً مختصر نوٹ ہوتے ہیں جن سے اصل بات پر آجائے۔ لیکن بعض جگہ پورے الفاظ بھی محفوظ ہوتے ہیں (صادق)

۱۸۹۹ء کا ذکر ہے۔ عاجز ان دنوں لاہور میں ملازم تھا کسی رخصت کی تقریب پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا +

فرمایا۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ قد افلح مَن زکّٰھا۔ اُس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبتِ صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاق رذیلہ دُور کرنے چاہئیں۔ اور جو راہ پر چل رہا ہے۔ اُس سے راستہ پوچھنا چاہیئے۔ اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املا درست نہیں ہوتا۔ ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اُس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے تو سیدھی راہ پر چلتا ہے۔ ورنہ بہک جاتا ہے +

ذوالفنت رہ (؟)

(۱) چوہدری اللہ دتا صاحب ساکن دانا زید کا بجوتے (؟) اسی مخلص اور ٹیکا احمدی فوت ہوگئے ہیں۔

(۲) سید روشن علی صاحب مرحوم متوطن ... پچری میں فوت ہوگئے ہیں ×××

کلام امیر

۲۳-اگست ۱۹۱۱ء ایک غیر احمدی کا خط پیش ہُوا کہ "مجھے آپ کے میموریل جمعہ کے ساتھ اتفاق ہے۔ میں اپنے خیال کے مطابق کسی مسیح کی آمد کا منتظر نہیں ہوں۔ اور نہ کسی کی ضرورت ہے۔ اور نہ خلیفۃ المسیح کی ضرورت ہے۔ البتہ نیکوکار خدا پرست رہبروں کی ہر زمانے میں ضرورت ہے اور مرزا صاحب مرحوم اور جناب کی مثال جتنے بزرگ دنیا میں پیدا ہوں کم ہیں +

فرمایا۔ یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے فقرات بولنے والے لوگ کیا مطلب اپنے الفاظ کا رکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کا دعوےٰ تھا کہ میں مسیح ہوں۔ مہدی ہوں۔ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے وہ برابر اپنے الہام سُناتے رہے۔ اب یا تو ایسا شخص اپنے دعوے میں سچا ہے اور اس قابل ہے کہ اُسے مسیح مان لیا جائے اور یا وہ خدا پر افتراء کرتا ہے اور قرآن شریف میں لکھا ہے کہ مفتری سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔ راہیں تو دو ہی ہیں۔ معلوم نہیں یہ تیسری راہ کہاں سے لوگوں نے فرض کر لی ہے +

۶-اگست ۱۹۱۱ء

روپے کی حرص کو چھوڑو

فرمایا۔ انسان میں روپیہ کی خواہش کم نہیں ہوتی۔ ہر وقت روپیہ چاہتا ہے۔ میں نے ایک رئیس کو دیکھا کہ اسے کیمیا گری کا شوق تھا۔ چاہتا تھا کہ سونا چاندی بنالے۔ جب میں نے اُسے بہت سمجھایا کہ یہ لغویات ہے اور بدلائل اسے قائل کر کے اس نامعقول حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کی اور اُسے کوئی جواب نہ آیا تو کہنے لگا۔ اچھا مولوی صاحب میں اِس خیال پر پچانوے ہزار روپیہ خرچ کر چکا ہوں۔ اب تو میں بہت تجربہ کار ہوگیا ہوں اور نسخوں کی حقیقت سمجھنے لگا ہوں۔ آپ مجھے پانچہزار روپیہ اور خرچ کر لینے دیں۔ لاکھ تو پورا ہو جائے۔ پھر دیکھا جائے گا۔ جن لوگوں کے دلوں میں روپے کی حرص ہے۔ وہ حرص کبھی کم نہیں ہوتی +

مسلمان محنتی نہیں

فرمایا۔ آج کل کے مسلمان تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ کام کاج کچھ نہ کریں۔ محنت مشقت کوئی نہ اُٹھائیں۔ اور پھر کھانا پینا بھی اچھا ہو۔ اور کپڑا بھی عمدہ پہننے کو ملجائے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ بغیر دقت اور تکلیف کے دُنیا میں کچھ میسر نہیں آتا۔ بالمقابل ہندو قوم محنت کرتی ہے۔ ہر ایک مشکل میں سے جس طرح بن پڑتا ہے گذر جاتی ہے۔ اس واسطے مُسلمانوں کے بالمقابل کامیاب ہوتی ہے مُسلمانوں کو چاہیئے کہ سُستی کو چھوڑدیں ہر بات کو مشکل اور تکلیف دہ کہہ کر گھر میں نہ بیٹھے رہیں۔ بلکہ کام کریں۔ مومن بہادر ہوتا ہے وہ کسی کی بات سے خایف نہیں ہوتا +

مباحثہ تحریری ہونا چاہیئے

میرٹھ میں کسی مولوی صاحب نے احمدی برادران سے مباحثہ کرنا چاہا تھا۔ برادران میرٹھ نے یہاں خط لکھا۔ اور یہاں سے شرائط مباحثہ لکھ کر روانہ کی گئیں جنمیں سے ایک یہ شرط تھی۔ کہ مباحثہ تحریری ہوگا۔ اس شرط کو مولوی صاحب غیر احمدی نے منظور نہ کیا۔ اور جواب میں لکھا کہ تم احمدی لوگ خایف ہو۔ اس واسطے ایسی شرائط لگاتے ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ عجیب بات ہے کہ وہ ہمیں خایف بتلاتا ہے۔ کیا وہ شخص خایف ہے جو اپنے ہاتھ کی تحریر دشمن کے قبضہ میں دینا چاہتا ہے۔ یا وہ شخص خایف ہے جو اپنی تحریر فریق مخالف کو دینا پسند نہیں کرتا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ہماری تحریر لے لو۔ اور اپنی بھی تحریر دو +

فرمایا۔ زبانی بحث میں آوازیں ہوا میں اُڑ جاتی ہیں۔ ہر فریق پیچھے سے کہہ سکتا ہے کہ میں نے یہ بات کہی تھی یا نہیں کہی تھی۔ ہوا کے پرندوں کو کون پکڑے جو اس امر کا ثبوت ہو سکتے ہیں کہ آیا فی الواقعہ اُس نے کیا کہا تھا۔ تحریر میں جو بات آ جاتی ہے وہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اس واسطے ہم ہمیشہ تحریری مباحثات کو پسند کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں تحریر کا یہ فایدہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے علاوہ جو حاضر ہوں۔ دوسرے لوگ بھی بعد میں اِن تحریروں کو پڑھ کر فایدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بھی اپنی تعلیم کو کتاب کے رنگ میں پیش کیا ہے اور فرمایا ہے۔ ذٰلک الکتاب +

شرائط مباحثہ

اس ضمن میں اس امر کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جہاں کہیں احمدی احباب کو کسی مخالف فریق سے مباحثہ کی ضرورت پیش آوے۔ وہاں مفصلہ ذیل باتوں کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے

(ایڈیٹر)

(۱) شرائط مباحثہ وہاں کی جماعت کو خود بخود طے نہیں کر لینی چاہئیں۔ کیونکہ ہماری جماعت کے لوگ عموماً سیدھے سادھے ہیں۔ اور مولویوں کی کارروائیوں سے واقف نہیں ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ شرائط مباحثہ جو ان کے نزدیک ضروری ہوں بمعہ وہاں کے مفصّل حالات کے لکھ کر یہاں حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس بھیجدیں۔ اور یہاں سے پھر شرائط مباحثہ جو لکھ کر بھیجی جائیں ان کے مطابق فریق مخالف سے فیصلہ کرلیں +

(۲) تاریخ مباحثہ خود بخود کبھی مقرر نہ کریں۔ کیونکہ بعض دفعہ یہاں سے کوئی صاحب جو اُس مباحثہ میں پیش کرنے کے لائق ہوں۔ عین اُن تاریخوں پر روانہ نہیں ہو سکتے۔ اس واسطے پہلے یہاں سے دریافت کر لینا چاہیئے۔ کہ کونسی تاریخیں مباحثہ کے واسطے موزون ہونگی +

(۳) مباحثہ ہمیشہ تحریری منظور کرنا چاہیئے اس سے مخالفین کو بیہودہ باتیں بنانے اور گالیاں دینے اور بکواس کرنے کا موقعہ نہیں رہتا۔ نیز وہ بعد میں اپنے کہے ہوئے سے انکاری نہیں ہو سکتے۔ اگر تحریر نہ ہو تو آج کل کے مولویوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابھی ایک بات کہتے ہیں۔ پھر ایک منٹ کے بعد مُنکر ہو جاتے ہیں +

(۴) بعض دفعہ مخالفین یہ شرطیں پیش کرتے ہیں کہ کسی کو حکم اور فیصلہ کنندہ مباحثہ میں مقرر کیا جائے۔ یہ بالکل بیہودہ بات ہے۔ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ کے وقت کسی ثالث یا فیصلہ کنندہ یا حکم مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ موقعہ پر سُننے والے لوگ خود اپنے واسطے فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کس کے دلائل زبردست ہیں۔ اور بعد میں تحریروں کو پڑھ کر لوگ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ایسے معاملات میں کوئی ثالث فیصلہ کنندہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اگر فیصلہ کنندہ غیر احمدی ہوگا تو اُس کا میلان بہر حال فریق مخالف کی طرف ہوگا اور اگر احمدی ہوگا۔ تو غیر احمدی اس کو قبول نہ کرینگے غیر مذہب کے آدمی کو اسلامی عقاید کے فیصلہ کے واسطے مقرر کرنا کسی غیرت مند مُسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔ اگر اِس طرح مذاہب کا فیصلہ ہو سکتا تو آج تک جسقدر مذاہب ہیں۔ اُن میں کوئی اختلاف نہ ہو سکتا۔ غرض کسی خاص شخص کو کبھی حکم یا فیصلہ کنندہ نہیں بنانا چاہیئے +

(۵) جس شہر میں مباحثہ ہو اُس شہر کے چند معزز رؤس کو حفظ امن کا ذمہ وار بنا لینا چاہیئے۔ اور نیز گورنمنٹ سے اجازت حاصل کر لینی چاہیئے اور چونکہ فریق غیر احمدیہ کی تعداد ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے۔ اس واسطے یہ دونوں کام اُن کے سُپرد کرنے چاہئیں۔ اور جب تک وہ گورنمنٹ کی اجازت حاصل نہ کرلیں۔ اور کسی رئیس کو حفظِ امن کا ذمہ وار نہ بنالیں۔ اور اِن ہر دو امور کے واسطے تحریری کاغذ نہ لادیں تب تک مباحثہ منظور نہیں کرنا چاہیئے اور نہ دوسری شرایط طے کرنی چاہئیں +

۲۶-ستمبر ۱۹۱۱ء

نو قسم کے مفسد

فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ ایک جماعت بنانے کا ارادہ کرتا ہے۔ اور کوئی مصلح دنیا میں بھیجتا ہے تو انہیں لوگوں میں سے جنکی وہ اصلاح کرنا چاہتا ہے ایک مفسد گروہ پیدا ہو جاتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم جیسے شاندار نبی کے زمانہ میں بھی ایسے مفسد کھڑے ہوئے۔ اور وہ نو طرز کے آدمی تھے اور مفسد عموماً نو قسم کے ہی ہوتے ہیں۔ سورہ شعراء میں ان کی تفصیل ہے۔ یہ لوگ آپ کے کاموں میں بڑے ہارج اور مفسد ہوئے۔ وہ کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ بڑے درجہ کے لوگ تھے۔ اس واسطے آنحضرت صلعم کو اُن کی شرارتوں کے سبب اور ان کے ہدایت کی طرف رجوع نہ کرنے کے سبب بہت غم اور حزن تھا۔ کہ یہ لوگ ہمارے کام میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے

پیاروں کو تشفّی دیتا ہے۔ اور اگر خدا کی طرف سے تشفی نہ ہوتی۔ تو وہ غم ناقابل برداشت ہو جاتا +

واعظ اور قاضی

فرمایا۔ ناصح اور قاضی و مفتی میں بڑا فرق ہے قاضی و مفتی کے سامنے اگر ایک شخص پیش ہو کہ اس نے شراب پی ہے۔ تو وہ گواہ طلب کرینگے۔ ملزم سے جواب طلب کرینگے۔ ممکن ہے وہ انکار کرے یا بیماری کا عذر کرے کہ ڈاکٹر نے پلادی۔ یا کسے کسی نے جبراً پلادی۔ سب باتوں کو سُنکر قاضی فیصلہ دیگا۔ اور اُسے بری کرے گا یا سزا دیگا۔ لیکن یہ اُس کا کام نہیں۔ کہ وہ نصیحت شروع کرے۔ برخلاف اس کے ناصح کا یہ کام نہیں کہ وہ تحقیقات کرے کہ آیا جو شخص اُس کے سامنے ہے اُس نے فی الحقیقت کوئی بُرا کام کیا ہے یا نہیں۔ بلکہ اُس کا کام نصیحت ہے وہ نیکی کی خوبیاں ظاہر کرتا ہے اور بُرائی کی بدیاں بتلا دیتا ہے +

فرمایا۔ مجھے قاضی و مفتی بننے کا شوق نہیں میں جو کچھ کہتا ہوں۔ یہ ناصحانہ باتیں ہیں۔ بعض لوگوں کو غلطی لگتی ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے میرے معاملہ میں کوئی تحقیقات نہیں کی اور نصیحت کرتے ہیں۔ لیکن نصیحت کے لئے تحقیقات کی ضرورت نہیں۔ +

خدا کے ملنے کی راہ

فرمایا۔ میں بہت بزرگوں سے جو بزرگ اور عالم اور صوفی مشہور ہیں۔ ہمیشہ دریافت کرتا رہا ہوں کہ خدا کے ملنے کی کونسی راہ ہے +

ایک صاحب نے فرمایا کہ عشق مجازی سے عشق حقیقی حاصل ہوتا ہے۔ پہلے کسی خوبصورت عورت کے عاشق بنو۔ پھر اس عشق سے خدا کا عشق پیدا ہوگا۔ کس قدر لوگ اس طریق سے زناء اور بدنظری میں گرفتار ہوئے ہیں۔ اور اسی طرح چرس گانجا۔ افیون۔ بھنگ کی عادتیں ایسی بدصحبتوں میں پڑ کر لوگوں کے شامل حال ہو گئی ہیں +

بعض لوگ اس گند میں اور بھی آگے بڑھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خوبصورت لڑکوں کا عشق کماؤ +

ایک اور سے ہم نے پوچھا تو وہ فرمانے لگے کہ راگ سے بڑھ کر کوئی شے خدا سے ملانیوالی نہیں مَیں نے کہا۔ اچھا ہمیں بھی وہ راگ سنوائیے جس سے انسان خدا سے ملجاتا ہے۔ تو فرمایا کہ پانچ سال سے کوئی راگی نظر نہیں آتا +

ایک صاحب نے کہا کہ حزب البحر کے وظیفہ سے خدا ملتا ہے۔ بشرطیکہ چلتے ہوئے دریا میں شیخ سے سُننا چاہیئے۔ اور خود بھی پڑہیں۔ مَیںنے یہ بھی تجربہ کیا دریا میں حزب البحر کو سُنا۔ خدا تعالےٰ نے مجھے جس طرح اُس دریا میں غرق ہونے سے بچایا اُسی طرح غلط راہ پر چلنے سے بھی بچایا۔ اور اپنے ملنے کی حقیقی راہ دکھائی +

ایک صاحب نے فرمایا قصیدہ غوثیہ کے پڑہنے سے خدا ملتا ہے ایک اور کہنے لگے کہ درود مستغاث پڑھو +

زمانہ طالب علمی میں ایک صاحب مجھے ملے تو انہوں نے فرمایا۔ گناہوں سے بچنے کا علاج موت کا یاد رکھنا ہے۔ یہ بات البتہ معقول ہے حدیث میں بھی آیا ہے کہ موت لذتوں کو دُور کرتی ہے اور انسان کو خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے +

بعض لوگ اپنے مریدوں سے غیر شرع کام کراتے ہیں۔ ایک پیر کے پاس ایک مولوی مرید ہونے کو گیا۔ انہوں نے اُسے کہا کہ مولوی تیرے سر میں علم کا کیڑا ہے۔ وہ اِس طرح نکل سکتا ہے کہ جس مسجد میں تم نماز پڑھاتے تھے اُس کے محراب میں کُتیا پالو۔ وہیں بچے دے +

غرض بہت سے لوگ ہیں۔ جنہوں نے خلقت کو جناب الٰہی کی راہ سے روک دیا ہے +

مَیں نے بہت دنیا دیکھی ہے اور بہت کتابیں پڑھی ہیں۔ مگر کوئی کتاب میں نے دنیا میں ایسی نہ دیکھی نہ پڑھی نہ سُنی ہے۔ جو قرآن شریف کے برابر ہدایت نامہ ہو +

فرمایا۔ پولیس کا محکمہ ایسا ہے جسکی بدظنی ایک حد تک سودمند ہو سکتی ہے +

فرمایا۔ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک مذہبی ایک دنیا دار۔ یریدان یخرجاکم من ارضکم بسحرھما ویذھبا بطریقتکم المثلیٰ کہ کر دونوں کو بھڑکایا ہے +

فرمایا۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کسی کو اپنی مسجدوں میں نماز پڑھنے۔ روٹی۔ پانی سے منع نہ کرو۔ بہت ظالم ہے جو خدا کی مسجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے روکے اور پھر یہ فعل لغو ہے۔ کیونکہ جعلت لی الارض مسجداً کا حکم ہے تو پھر تمام زمین سے کوئی کسی کو نکال بھی نہیں سکتا۔ مسجد او شد ہمہ روئے زمین +

فرمایا۔ امان تلقی۔ یہ ایک ادب تھا۔ جو ساحرانِ موسےٰ کے کام میں آیا۔ اور اس برکت میں ان کو ہدایت نصیب ہوئی +

فرمایا۔ فاوجس فی نفسہٖ خیفۃً موسےٰ سے یہ نہ سمجھو کہ حضرت موسےٰ ساحروں سے ڈر گئے کیونکہ پیغمبران الٰہی کی شان میں آیا ہے۔ لا یخشون احداً الا اللہ۔ پس ان کو خوف تھا۔ کہ لوگ مرتد نہ ہو جاویں +

فرمایا۔ سرپ فرعون اِس دوائی کو کہتے ہیں جس کو آگ پر رکھنے سے سانپ بنجاتا ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ رسّیوں میں پارہ تھا۔ آگ پر رکھنے سے ہلنے لگے۔ دونوں کا علاج عصا ہے۔ جو حضرت موسےٰ کے ہاتھ میں تھا +

فرمایا۔ اس زمانے کے علماء فالقی السحرۃ سجداً سے سبق لیں کہ جب حق ظاہر ہو جائے تو مان لیں۔ مگر مَیںنے تو ناقص العلم طالبعلموں کو بھی دیکھا ہے کہ وہ اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں اور نہیں مانتے +

جب میں رامپور تحصیل علم کے لئے گیا تو میرے دِل پر ہندوستانیوں کے علم کا بہت رعب تھا۔ ایک دفعہ شرح جامی کے ایک فقرہ پر بحث ہو رہی تھی۔ میری سمجھ میں ایک جواب آیا۔ تو میں نے پہلے سوال کی تقریر کی پھر اس کا جواب دیا۔ اس پر سب لوگ کھِلکھِلا کر ہنس پڑے۔ مجھے اس بات کی تلاش تھی کہ کسی سبب سے بڑے عالم کا پتہ لگ جائے۔ اسواسطے مَیںنے کہا جو آپ کا بڑا عالم ہے اسکے پاس محاکمہ کرالو۔ چنانچہ وہ ایک عالم کے پاس گئے وہاں جا کر مَیں نے تمام معاملہ عرض کیا۔ تو انہوں نے میری تصدیق کی اور کہا کہ مولوی صاحب آپ کا جواب بالکل صحیح ہے۔ بس اس دن صرف مجھے مولوی کہلانے کی خوشی ہوئی۔ کہ پچھلا پڑھا ہوا صحیح ہو گیا +

فرمایا۔ مسلمانوں کے علماء کا مذاق ایسا خراب ہو رہا ہے کہ وہ کسی کی بات کو ماننا اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں۔ انکی کتابیں دیکھ جاؤ۔ ان قلت فاقول اعترض علیہ۔ رد علیہ۔ فیہ سے پُر ہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا

ہوں۔کہ جب حق بات ہو۔ تو اُسے فوراً مان لو۔ اور اس پر مباحثہ مت کرو +

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تم کو پاک کرے۔ تم گالیاں زبان پر نہ لاؤ۔ نہ غضب میں آؤ۔ نہ حرص کرو۔ ناعاقبت اندیشی سے ڈرو۔ مَیں دُعا کرتا ہوں۔ تمہیں ایمان نصیب ہو۔ عمل صالح کرو۔ جنّت عدن میں داخل اور خدا کے حضور مومن بن کے جاؤ +

۱۱-اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ جب ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ پکڑ لیتا ہے۔ اِس میں کسی فرعون کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ اگر مرزائی بھی ایسا ہوگا تو وہ بھی پکڑا جائے گا +

ابن ابی لیلی کے پاس ایک مجرم پکڑا آیا۔ آپ نے اُسے سزا دی۔ مگر نرم۔ اس نے عرض کیا کہ پہلی دفعہ کا جرم ہے تخفیف فرمایئے۔ آپ نے دُگنی سزا دی اور فرمایا کہ تم نے جھوٹ بول کر عدالت کی توہین کی +

ایک شخص نے پوچھا کہ حضرت وہ تو رحم کے قابل تھا۔ آپ نے سزا بڑھا دی۔ فرمایا خدا تعالےٰ کا ارشاد ہے ویعفو عن کثیر۔ جس سے معلوم ہُوا کہ وہ پہلی دفعہ نہیں پکڑتا۔ پس اس کی گرفتاری اس کو ثابت کرتی ہے کہ یہ جرم کئی دفعہ اِس سے ہو چکا ہے۔ آخر دوستوں نے اِس مجرم سے منوالیا کہ واقعہ میں یہ جُرم کئی دفعہ کر چکا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ ستاری فرماتا رہا +

فرمایا۔ علم توجہ کا یہ مسئلہ ہے جب اِنسان کسی امر پر پورا بھروسہ کر لیتا ہے تو پھر خطرہ نہیں رہتا

فرمایا۔ جب کسی حاکم سے تکلیف پہنچے تو بجائے اس کے کہ اس حاکم کا مقابلہ ہو۔ اپنے اعمال کی اصلاح کرلو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کذالک نولّی بعض الظالمین بعضًا۔ پس جب تک تم خود ظالم نہیں تم پر ظالم حکمرانی نہیں کرے گا +

فرمایا۔ امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں لکھا ہے ہے۔ آپ نے بارش میں ایک لڑکے کو دوڑتے دیکھا فرمایا علٰے دسلك یا صبّی مزلۃ و مذلقۃ لڑکے نے کہا میں گروں گا تو میرا ہی پاؤں ٹوٹے گا آپ سنبھل کر چلئے کہ آپ کے پھسلنے سے جہان پھسلیگا امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی نصیحت

مجھے مؤثر نہیں +

مَیں بھی قرآن مجید بڑی احتیاط بڑے اخلاص کے ساتھ سُناتا ہوں۔ بہت سے عجائبات جو میرے اپنے ذوق کے ہیں۔ انکو علی العموم ظاہر نہیں کرتا۔ پھر بھی دُعا چاہیئے۔ کیونکہ اگر میں غلطی کروں تو اِس کا اثر بہت وسیع ہے +

فرمایا۔ لوگ کہتے ہیں فلاں زبان محدود ہے محدود کیا ہوتی ہے عقلا و فصحا قوم خود ہی زبان کو وسعت دے لیتے ہیں۔ طغیان کہتے ہیں مذہبی حد سے باہر نکل جانے کو۔ انبیاء بھی جب آتے ہیں تو حدود اللہ مقرر کرتے ہیں۔ جو قوم اُن سے گذرے اُسے طاغیہ کہتے ہیں +

فرمایا۔ ربّ عجلت الیك ربّ لترضیٰ سے استنباط ہوا۔ کہ نماز میں اوّل وقت جانا چاہیئے +

فرمایا۔ الناس علٰے دین ملوکھم حاکم قوم کا اثر محکوم پر ضرور ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بال ہی لو۔ سکھوں کے عہد میں لوگ بڑے بڑے بال رکھتے تھے۔ مگر اب قینچی سے ایسے کتراتے ہیں کہ گویا ہیں ہی نہیں۔ پھر بھی بعض برداشت نہیں کر سکتے +

اسی طرح فرعون اور اس کی قوم گائے پرست تھے اسی لئے اس کا تاج گؤ مکھی تھا۔ بنی اسرائیل پر بھی اس کا اثر ہوا۔ اور اِس عظمت کو نکالنے کے لئے حضرت موسےٰؑ کی معرفت حکم الٰہی ہوا۔ کہ وہ درشنی گائے ذبح کردو۔ اِنّ اللّٰہ یامرکم اَن تذبحوا بقرۃ اور اللہ حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کردو +

لوگ رسوم کے بہت تابع ہیں۔ جتنی دولت مند قوم ہے ان کے نزدیک گؤ ہتیا حرام ہے ہزاروں لاکھوں بکرے ذبح ہوتے ہیں۔ اور شور نہیں مچاتے۔ برخلاف اسکے گائے پر شور پڑتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گائے ذبح کرنے کا رواج عام نہیں کیا گیا +

فرمایا۔ چار باتیں ہوں تو اللہ معاف کر دیتا ہے۔

(۱) آدمی اپنی اصلاح کرلے +

(۲) ایمان لائے +

(۳) عمل صلح کرے +

(۴) جو بُری بات چھوڑ دی ہے۔ اسکے بالمقابل اچھی بات اختیار کرے +

فرمایا۔ وہ راہ چلو جو سہولت کی راہ ہو تا خدا کے شکر گذار بندے بنو۔ موت کو یاد کرتے رہو۔ بعض آدمی ایک چھوٹا سا ٹوٹکا چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر تمام کی تمام قوم اس میں مبتلا ہو جاتی ہے اِس سے بچو۔ رزق کی قدر کرو۔ مشکلات میں خدا کا سہارا پکڑو +

فہرست مبائعین

پہلے اخبار بدر میں نئے بیعت کنندوں کے نام چھپا کرتے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ بسبب عدم گنجایش ایک عرصہ سے یہ سِلسِلہ بند ہے۔ اب پھر اس سلسلہ کو شروع کیا جاتا ہے اور بیعت کنندوں کے نام ہر ہفتہ انشاء اللہ لکھے جایا کرینگے۔ پہلے اُن کے نام لکھے جاتے ہیں جنکے اس عرصہ میں لکھے جانے سے رہ گئے ہیں +

۵۴۷۳

مسمات محبوب بی بی صاحبہ۔ ہمشیرہ میر نثار علی حیدر آباد دکن
حافظ محمد عبد المجید۔ ڈائرکٹر کارخانہ میاں منشی کریم بخش اینڈ سنز تاجران کوہ منصوری
میاں محمد دین صاحب۔ معرفت خداداد رسائیدار ۳۳ کورز کراچی
ملاں احمد جی صاحب عطار۔ بازار چڑواکویاں شہر پشاور
چوہدری دیوان خانصاحب۔ موضع دیولی تحصیل ظفروال
میاں نور الٰہی صاحب موضع سیدا۔ ڈاکخانہ بزرگوال ضلع (؟)
منشی محبوب الدین صاحب ملازم ڈسٹرکٹ کمشنر آئی سی برٹش ایسٹ افریقہ
مسمات ربیعہ صاحب۔ بنوں معرفت عبد الستار صاحب مہاجر
میاں محمد حسن صاحب ملازم بارکماسٹری سرائے ملاں بابا دروازہ چرسیاں کوہاٹ
منشی محمد سیف الدین صاحب صدر قانون گو۔ لورالائی بلوچستان
میاں نور الدین صاحب ہرپالی ضلع بلہاری معرفت عبد القادر
میاں جان خاں۔ مسکوٹ۔ توپخانہ ۔ ۔ ۔ میرٹھ
شمشیر علی ״ ״ ״ ״ ״
بابو عبد الحق ״ ״ ״ ״ ״
بابو احمد جی صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر۔ کوہاٹ
چوہدری شیر محمد صاحب۔ کھکھا نوالی۔ ضلع سیالکوٹ
مسمات رسول بی بی صاحبہ اہلیہ رحیم بخش۔ ڈرائیور رام نا تاڑ
مسمات سید بی بی صاحبہ اہلیہ منشی فیض احمد صاحب موضع طالب پور۔ ضلع گورداسپور

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک ۲۸

دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں۔ جن سے تمام دنیا اب تک حیران اور ششدر چلی آتی ہے۔ اور جن کے مطالعہ سے عجیب نورانی اثر دل پر پڑتا ہے اور دین و دنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہایت مفید ہے حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت عہ محصول معاف + المشتہر غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

پیغام شفا۔ یا۔ دواء زر

یہ دوا امراض معدہ واطفال و دیگر متعدد امراض کے دفعیہ کے لئے سفر و حضر میں نعمت الہٰی ہے فی شیشی ہر۔ حکیم مخدوم محمد اعظم۔ بھیرہ۔ پنجاب +

بیعت نامہ

منکہ حبیب اللہ ولد پیر بخش لیٹ انجن ڈرائیور اودھ روہیل کھنڈ ریلوے ساکن موضع نوار گڈھ ضلع سلطان پور کا ہوں بدل اقرار کرتا ہوں کہ میرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود تھے اور آپ کی آواز اللہ کی آواز تھی۔ اور پختہ یقین رکھتا ہوں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور اب اس وقت سے اُسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاؤں شرک سے مجتنب رہونگا اور پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہونگا۔ لہذا بحضور حضرت خدا بین نورالدین خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ مجھ کمترین حبیب اللہ کی بیعت قبول فرماکر نام میرا درج اخبار بدر فرمایا جاوے تاکہ ہر خاص و عام کو ظاہر و ہویدا ہو جاوے۔ والسلام

حبیب اللہ طالب علم مدرسہ جامع العلوم کانپور +

جلسہ سیالکوٹ

احباب سیالکوٹ نے ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر کو جلسہ احمدیہ قرار دیا تھا۔ جو نہایت کامیابی سے ہوا۔ مفصلہ ذیل صاحبان نے تقریریں کیں۔ مولوی سرور شاہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی محمد مبارک علی صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ شیخ تیمور صاحب۔ چوہدری فتح محمد صاحب۔ مولوی صدرالدین صاحب۔ چوہدری نصراللہ صاحب۔ حاضرین و سامعین کی تعداد ہر جلسہ میں بہت بڑی ہوتی تھی۔ انتظام قابل تعریف تھا +

عاجز راقم کو بھی اس جلسہ میں شامل ہونیکا حکم ہوا تھا۔ اور میری بھی ایک تقریر ہوئی۔ لہذا جمعہ سے پیر تک قادیان سے غیر حاضر رہا + مفصل آئندہ +

تبدیلی

میری تبدیلی مستقل طور پر اسٹیشن محمود کوٹ پر ہوئی ہے۔ اسواسطے میں خواہشمند ہوں کہ میرا یہاں رہنا جماعت میں مطلع کیا جاوے۔ تاکہ میں کسی بھائی کی جو سفر میں اس طرف آئے خدمت کرسکوں۔ اور اُنکی صحبت سے مستفیض ہوسکوں۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بباعث ناواقفیت اور بے علمی کے ایک اچھے بھائی کی صحبت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اسواسطے عرض ہے کہ بذریعہ اخبار بدر شایع کیا جاوے کہ میں محمود کوٹ اسٹیشن۔ ضلع مظفر گڑھ پر اسٹیشن ماسٹر ہوں۔ اور اگر کسی بھائی کا اس طرف آنیکا اتفاق ہو تو وہ مہربانی کرکے مجھے ملے اور اگر کچھ فرصت ہووے تو میرے پاس ٹھہر کر اپنی صحبت سے فیض مند کرے

الراقم قاسم علی اسٹیشن ماسٹر محمود کوٹ۔ ضلع مظفر گڈھ +

درخواست جنازہ

(۱) حاجی الٰہی بخش صاحب کتب فروش گجرات کے نام نامی سے اکثر احباب واقف ہیں۔ ہم یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ شایع کرتے ہیں کہ حاجی صاحب لاہور میں بمرض ہیضہ گرفتار ہو کر وفات پاگئے برادران احمدیہ لاہور نے ہر طرح سے برادر مرحوم کی عیادت کی اور تجہیز و تکفین و تدفین میں اُس مسافر کی امداد کی۔ برادرم مرحوم ایک مخلص جوشیلے احمدی تھے۔ اپنی ہمت اور سمجھ کے مطابق سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جنت نصیب کرے۔ ان کے فرزند ارجمند مولوی رحیم بخش صاحب کو اور ان کے دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور احباب گجرات کو ان کا نعم البدل عطا کرے +

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں۔ مرحوم کی وصیت تھی کہ انہیں مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے۔ اسواسطے ان کی لاش بطور امانت سردست لاہور میں دفن کی گئی ہے +

(۲) ہمارے مکرم دوست سردار محمد ایوب صاحب رسالدار مراد آباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد بزرگوار بعارضہ مرض اسہال مبتلا ہو کر اس عالم فانی سے رحلت کرگئے ہیں۔ اور احباب سے درخواست دعائے مغفرت کرتے ہیں +

ایک غیر احمدی۔ احمدیوں کے اتقا۔ پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۳ سال گندم رنگ۔ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اُردو خواندہ۔ پابند صوم صلوٰۃ مطیع فرمانبردار۔ بخت پز قطع برید۔ دوختنے واقف ہے۔ احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جسکی عمر بیس ۲۰ برس سے تیس ۳۰ تک ہو۔ اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ یا کم سے کم بیس ماہوار کا ملازم ہو یا بیس روپیہ ماہوار کی جائداد کی آمدنی۔ یا اور کوئی ذریعہ بیس ۲۰ روپیہ ماہوار آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر نگر۔ سہارنپور وغیرہ باشندگان کو ترجیح ہوگی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔ درخواست کے ساتھ ۴ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +